پردۂ غفلت

[illegible] کی بات

از

سید عابد حسین

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۹۳۵ء

پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کے گھرانے کا قصہ

از

سید عابد حسین



برلن

مطبع شرکت کاویانی

سنہ ۱۹۲۵

ڈراما نویسی کی یہہ پہلی کوشش حریم تیاتر کی پردہ دار
نی حسن شاہد صاحب سہروردی مہتمم و مشیر فن ماسکو
ٹ تھئیٹر کی خدمت میں اظہار اخلاص واحترام کی طور پر
ں کی جاتی ہی.

وقت گل خوش باد کز وی وقت می‌خواران خوش است

عابد

اشخاص

میر الطاف حسین — رسول آباد کے زمیندار، عمر ۶۰ سال

رقیہ خاتون — اون کی بیوی، عمر ۵۲ سال

صغرا — اون کی لڑکی، عمر ۲۲ سال

محمد محسن — اون کی داماد، ناظر کلکٹری، عمر ۲۷ سال

منظور حسین — اون کا بھتیجا، میر شجاعت حسین مرحوم
کا لڑکا، عمر ۲۳ سال

سعیدہ — اوس کی بہن، عمر ۱۷ سال

شیخ کرامت علی — شجاعت حسین مرحوم کی اتالیق،
عمر ۷۵ سال

محمد جواد — مڈل اسکول رسول آباد کے ہیڈ ماسٹر،
عمر ۳۶ سال

محمد علی — ایک دوسری قصبہ کمال پور کا زمیندار،
سعیدہ کا عاشق، عمر ۲۵ سال

احمد حسین ــــ میر الطاف حسین کی سالے اور مختار عام،
عمر ۴۵ سال

گنگا سہائی ــــ میر شجاعت حسین مرحوم کی جائداد کی

سیتا رام ــــ مہاجن

چپراسی　　　　خدمتگار　　　　خادمہ

پہلا ایکٹ

پہلا سین

(میر الطاف حسین اپنے مکان کے سامنے نیم کے درخت کے
سائے میں ایک تکیہ دار مونڈھے پر بیٹھے حقہ پی رہے
ہیں - ہاتھ میں تسبیح ہے وظیفہ کا شغل جاری ہے -
سیدھے ہاتھ پر ایک مونڈھے پر احمد حسین اور بائیں
ہاتھ پر کچھ فاصلے سے ایک چارپائی کی پائنتی سامارام
مہاجن بیٹھے ہیں)

احمد حسین

(سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے) چودھویں صدی
ہے چودھویں صدی، خون سفید ہو گئے ہیں۔ جس چچا
نے بچپن سے بیٹوں کی طرح پالا اس سے یہ سرکشی۔
اب ادھر الگ رہیں گے، اپنی جائداد سنبھالیں گے، ہم کو
انگوٹھا دکھا کے دم سادھ لی۔ اسمیں چاہے خاندان کی
عزت میں بٹہ لگ جائے چاہے

سردارام

(لاف کاکر) آمد میاں [illegible]

تصور ہی۔ دیکھو نا صاحب [illegible] کی والد ہماری تمھ

ساتھ اردو مدل میں پڑھتی تھیں، [illegible]

آدمی تھی۔ ہم ہم مدل [illegible] اور [illegible]

کر انگریزی اسکول میں بھیجی [illegible] ایسی [illegible]

[illegible] باتیں کرنی لگی اور لندن [illegible] ایسی [illegible]

کدا محال کوئی کہہ سکی [illegible]

سر جھکائی بغل میں [illegible] اور سامنے [illegible]

تھی

احمد حسین

او [illegible] اور اس بڈھی کھوسٹ کرامت علی [illegible] خدا [illegible]

کا ہو گیا ہی۔ شجاعت بھائی مرحوم کی [illegible]

در اسکی عقل ماری گئی [illegible] اور اسکی [illegible]

کو خدا [illegible] کا اولا [illegible]

میر الطاف حسین

(حسکی کی [illegible]) [illegible]

ار کہدیا کہ [illegible]

کچھ بھي ھو والد مرحوم کی زمانی کی آدمي ھیں اور
مری تمہاری دونوں کی بزرگ ھیں

احمد حسن

بھائیصاحب اسی بزرگي کو بات سلام- آخر خدارسول
کا حکم بھي کوئی چیز ھی- دین کي باتوں میں کسي کی
[illegible] کی نہیں چلتی- ھم جب جب [illegible] بزرگ ھیں جب
کی کو سمجھائی که ماں بحرمت کی حالات چھوڑو،
ن کو سداسوں کی طرح پردی میں بٹھی دو، چچا کي
لماعت کرو—

سیتارام

اور ماموں کي

احمد حسن

ماموں کمبخت کس حساب میں ھی، وہ تو نالائق، جاھل
بےایمان سمجھا جاتا ھی- (ماسٹر صاحب کي طرف مخاطب
ہوکر) کہنی والہ و کہمہ [illegible] کی اطاعت چھوٹوں پر
فرض ھی که [illegible] سمجھ [illegible]
اوت کرتی [illegible]
[illegible] حالی کي صلاح [illegible] اعتراض کرتا ھوں
[illegible] کیا [illegible]

میر صاحب

تمہیں کہاں سے معلوم ہے کہ سچ مچ ان دنوں کی تمام دتی ہاں! منظور بچہ ہی اور اوسکی صنعت میں بیچلسی دی۔ حسن مزاج میں یکسوئی آنگی یہ باتیں جاتی رہیگی

احمد حسین

میر صاحب خدا معاف - آپ ہیں ورنہ خصال اور سبکو ایسا جیسا سمجھتی ہیں آپکو خبر نہیں کہ کیا کیا ہاندیاں پک رہی ہیں۔ کل بیکرام صلح سی واپس آیا ہی۔ اپنی مقدمہ کی لئی وکیل کرنی گیا تھا لالہ بالکشن کی یہاں جو پہونچا تو معلوم ہوا کہ دوسری موکلوسی باتیں کر رہی ہیں فرصت نہیں ہی۔ دو گھنٹی کامل انتظار کرنا پڑا، اوسکی بعد دیکھتا کیا ہی کہ وکیل صاحب کی کمری سی میاں منظور اور گنگا سہائی سرگوسي کرتی ہوئی نکلی دونوں نی اسی دیکھا لیکن آنکھیہ بچاکر نکل گئی۔ اب فرمائیے اسکی کیا معنی ہیں

میر صاحب

واللہ اعلم۔ منظور کو کسی امر قانونی میں مشورہ کرنا ہوگا

احمد حسین

حی وہ امر قانونی نہہ ھی کہ اپنی اور بہن کی جائداد
تو خاندان کي جائداد سی الگ کرانی کي درخواست دیں
۔ بہن کو لیکر کمال پور میں الگ گھر میں رھیں – پھر
دی ھی آزادی ھی- بہن پہلی ھی سی پڑھی لکھی ھی
ی مشن کي میم سی اور پڑھوائیںگی پہر محمد علي کی
یہ ملکر لڑکیوں کا مدرسہ قائم کرینگی اور یہہ سب
بھائي پڑھائي ھی جناب شیخ کرامت علي صاحب کی

میر صاحب

مجھی یقین نہیں آتا اور بفرض محال ایسا ھو بھی تو
حي نی کبھي ایسي رائی نہ دي ھوگي

احمد حسین

اب آپ نہ مانئی تو اسکا کوئی علاج نہیں، تھوری دن
آپ معلوم ھوجائیگا.

میر صاحب

اچھا میں منظور کو سمجھاؤنگا کہ مدرسی وغیرہ کا خیال
ر دی لیکن اگر وہ اپنی جائداد کا انتظام کرنا چاھتا
تو اسمیں کیا برائي ھی- اب بھي اسکي جائداد کي

نگرانی منشی گنگاسہای کرتی ہیں اب وہ خود کری ۓ
کونسی قباحت ہی

احمد حسین

عرض کروں کون سی قباحت ہی۔ آدھی ہی رہ
آمدنی جاتی رہیگی، اپ بڑی خاندان کا سلسلہ ار
مشکل سی چلیگا۔ موجودہ آمدنی میں ۓ معلوم نہ
مصیبتوں سی کام چلاتا ہوں۔ پھر تو اعمال کی حکمت
سی تھی ۱۰۰ نہ ہرینکا، دوسری ... باراں دسیتں ہیں
انہوں نی جن لوگوں سی یہہ روپیہ قرض لیکر ہمیں دیا
تھی اوبھی جب معلوم ہوگا کہ آدھی جائداد ہمارے ہاتھ
جاتی ہی تو وہ فورا نالش داغ دینگی

سدارام

سرکار، آمد میاں سچ کہتی ہیں گنگا سہائی نی پہلی تو
لوگوں کو سمجھا رکھا ہی کہ چھوٹی میر صاحب کی جائداد
سی قرضہ سی کوئی مطلب نہیں اب اگر بٹوارہ ہوگا ۓ
بالکل سا کچھہ جاتی رہیگی

میر صاحب

مگر ... سچ ہی ۓ شجاعت مرحوم نی کبھی قرضہ

یہ مسطور ہی اور اسکی بہن تو شاید ابھی قانونا بالغ بھی نہیں ھی

احمد حسین

جی بالکل درست ھی، کسی‌ہی قرضہ نہیں لیا۔ یہہ تو محبہد کمبخت کی شامت آئی تھی کہ صغرا کی شادی میں خاندان کي آبرو رکھنی کی لئی، محرم اوسي شان سی کرنی کی لئی جیسا بزرگوں کی وقت سی ہوتا چلا آرہا ھی، سال بھر کا جمع خرچ پورا کرنی کی لئی میں‌نی قرض لیا۔ لیکن کیا میاں مسطور اور اونکي بہن دونوں خاندان سی الگ تھی، کیا میری آپکی بزرگ اونکی بزرگ نہ تھی۔ جو اونکي جائداد قرض سی بری ھی؟

سسارام

سرکار یہہ تو پکي بات ھی ہم لوگوں کی گھر میں بھي سب کاروبار ایک میں ہوتا ھی، سب کي آمدني ایک ہوتي ھی، خرچ ساتھہ ہوتا ھی، قرضہ بھی سبھی کی لئی لیا جاتا ھی

میر صاحب

بھئي میري سمجھہ میں یہہ باتیں نہیں آتیں مسطور دو چار دن میں آئیگا تو اوس سی گفتگو کرونگا

احمد حسین

حدا ھي ھی حو آپکیٔ سمجھای کا اثر ھو ، صاحرادی اپی آپ کو افلاطوں سمجھتی ھیں ، اوںکي نطر میں کسي کي مات کب حچتي ھی- پھر اوںھں مشیر ملی ھیں شیح کرامت علي اور دوست محمد علي - اس لڑکی کی ارادی شجاعت بھائي مرحوم کي حیات ھي سی یہہ ھیں کہ سعیدہ سی شادي کری حانتا تھا کہ بھائي مرحوم ھماری حاندان کي رسم کی حلاف آدھي حائداد لڑکی کی نام چھوڑ ںگی لیکں مرحوم نی اسی کبھي مںھہ نہیں لگایا

میر صاحب

یہہ تو تم صریحاً علط کہتی ھو شجاعت مرحوم اس لڑکی کو بہت چاھتی تھی وہ ھوتی تو صرور اسي سی شادي کرتی

احمد حسین

اں میں آپکي تردید کیسی کر سکتا ھوں آپ ھمشیرہ صاحبہ سی پوچھئی، اسا ھوتا تو وہ سعیدہ کي نسبت محمد حواد سی کیوں ٹھہراتیں

میر صاحب

یہہ تو وہ حایں یا تم ، میری نردیک تو یہہ نسبت ھي رد -

دستی کی هی۔ یہ لڑکی راضي هی یہ اوسکا بھئی

احمد حسین

شادي کی معاملی میں لڑکي، لرکی کی رضامندی کا خیال کرنا تو اوکھی بات هی۔ شریف گھرانوں میں لرکی سی کوئي جا کر نہیں پوچھا کرتا۔ ماں باپ جسنا اولاد کي بهری کو سمجھی هیں وہ خود کیا سمجھی گی اب رهی لڑکی کی بهائی صاحب تو بچہا، حجی کی هونی اوبھی بولنی کا کون منصب هی۔

میر صاحب

مگر بهئی، منظور بہت درهم هی اگر لڑکی کی شادی خواد سی کردی گئی تو خاندان میں نا اتفاقي کی بنیاد پڑ جائیگي

احمد حسین

بہر حال بات تو ٹہر چکی هی اور شادی خواد سی هونا ضروري هی۔ اگر ایسا نہ هوا تو دنیا بهر کی سامنی ناک کٹ جائیگي کہ بدهی بدهائي بات چهوٹ گئی

میر صاحب

خیر هوگا (آس پاس نظر ڈال کر) نماز کا وقت آ گیا

هی۔ (اونهی هوتی ستارام کي طرف مخاطب هوکر) لاله صاحب آپکو جو کچهه گفتگو کرنا هی احمد حسن سی کیجئی۔ آپ جانتی هیں مجهه سی توکسی بات سی مطلب نہیں

سدا رام

سرکار آپ اور آمد میاں کچهه دو تهوری هیں ، هم آپ کی بهي تابعدار اونکی بهي ، اور آپ لوگوں سی بهلا هم کاروبار کي بات جب کرینگی ، گهر کا کام جاکر کرتی هیں

میر صاحب

بیشک آپ سی ایسي هي امید هی

(چلی گئی)

سدا رام

میاں یهه تو بڑي بیڈهب خبر سنائی ، منظور میاں نی اگر سچ مچ درخواست دیدی تو اتني بڑي جائداد هاتهه سی گئی

احمد حسین

درخواست دینی میں کیا کچهه کسر هی۔ بال کشن کو تم جانتی هو ایک هي کائیاں هی۔ اوس سی یهه کب امید هوسکتي هی که روک تهام کریگا۔

پھر کیا کرنا چاھئی

احمد حسین سدا رام

تم بتاؤ لاله- تم مقدمی معاملی میں جتنا جانتی هو هم تھوری جان سکتی هیں

سدا رام

نہیں آمدماں هم نی جو ایک آده حرف قانون سیکھا هی سب آپکی طفیل میں ۔ لیکن اس معاملی میں هماريسمجهه میں خود کوئي بات نہیں آتي

احمد حسین

پھر بھلا جب تمهاري فطرت نہیں چلتي تو میں کیا کر سکتا هوں

سدا رام

ایک بات کہوں اگر آپ خفا نه هوں

احمد حسین

کہو کہو خفا هونی کي کیا بات هی

سدا رام

(ادھر اودھر دیکھ کر جھکی سی) کہیں ایسا ہوتا کہ سجانسماں کی لکھی ہوئي دستاویز نکل آتی کہ انھوں نے پچاس ہزار روپیہ دس سال پہلے بڑی سرکار سے قرض لیا تھا

احمد حسین

دستاویز کہاں سے نکل آتي۔ میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہی ہو

سدا رام

جہاں سے لچھمن کي دستاویز سدحلی کے مقدمے میں نکل آئي تھی

احمد حسین

اچھا یہہ مطلب ہے۔ مگر سوچو تو سہی یہہ فقرہ کیسی چل سکتا ہے۔ بھائیصاحب ابھي ابھي کہہ چکے ہیں کہ شجاعت بھائي نے کبھي قرض نہیں لیا، وہ جو پوچھینگے کہ یہہ دستاویز کیسي ہے؟

سیتا رام

کہہ دیجئی گا کہ روپیہ تھوڑا تھوڑا کر کی لیا تھا اور دستاویز کا میں نی آپ سی ذکر کیا تھا آپ بھول گئی

احمد حسین

واہ، یہہ ایسی سہل بات ہی، وہ دیکھنی کو مانگیں گی اور خط کا فرق کوئی نہ پہچانی وہ پہچان لینگی

سیتا رام

تو اونکو سمجھائی کیں آپ کوئی فکر کیجئی، اب اتنا بھی آپ نہیں کرسکتی؟

احمد حسین

نہیں لالہ یہہ میری کیا کسی کی بس کی بات نہیں۔ تم بھائیصاحب کو جانتی ہو پھر ایسی باتیں کرتی ہو۔ اگر کوئی پیچیدہ معاملہ ہو تو خیر، ورنہ جہاں اونکی سمجھہ میں آگیا تو وہ ہرگز ان قانونی حالوں کی روادار نہیں ہوتی

سیتا رام

پھر اور تو کوئی بات سوجھہ نہیں پڑتی، آپ منظور میاں

کو سمجھائي کہ زمینداری کا کام بری بکھیری کا ھی، اس میں نہ پرو، رہا خرچ، اسکی تمہیں کبھی کمی نہ ہوگی، سب کچھہ تمھارا ھی- اسي کو ذرا سک مرچ لگاکی کہئي تو شاید مان جائیں

احمد حسن

جي ھاں میری ھي سمجھانی سی تو وہ مانہ گی، میري تو اونہیں صورت سی نفرت ھی- دوسری یہہ کہ اون سی منطق کي بحث کون کریگا

ساما رام

پھر بالکش سی سمجھوتہ کیجئی، کسي طرح لڑکی کو پٹی پڑھا دی کہ چچا کي زندگی میں عدالت سی سواری کي اجازت نہیں ہوگی

احمد حسین

لاله تم بھی بعض وقت عجب باتیں کرنی لگتی ھو- اسی بھی منظور بچی نہیں کہ جو کچھہ بالکش کہدی وہ مان لینگی، اور پھر کرامت علي جو گھاٹ گھاٹ کا پانی پئی ہوئی ھی اور محمدعلي جسی قانون ازبر ھی اونکی صلاح کار جو بنٹھی ھیں

سدا رام

(ہندي سانس لیکی) ایسا هی هی تو منظور میاں کی حصه سی هاتہه دهونا چاهئی اور چهوٹی نیا کی حصه کو کسی طرح بچانا چاهئی

احمد حسین

یہه بهی کچهه ایسا سہل نہیں هی، یہه سچ هی که محمد جواد سی شادی هو جائی تو اپنا آدمی هی اور جائداد اپنی هی انتظام میں رهیگي، لیکن شادي هوجائی تو جائی

سدا رام

اگر سیدانی نی اپني بات کي پچ کریں تو ضرور هو گي

احمد حسین

اری لاله تم اس نئی پود کو نہیں جانتی هو ـ یہه لوگ اپنی عقل کی آگی سات پشت تک کی بزرگوں کي کوئي هستي نہیں سمجهتی، ان کی دماغ میں یہه سما گئي هی که دنیا کی اصلاح کریں گی اور وہ کیسی، عورتوں کو لکها پڑها کی اور انکا پرده تور کی ـ بهلا کوئی ان سی پوچهی که یہه اب تک دنیا کیسی چل رهي تهي اور اب کیا مصیبت آن

بڑی هی که عورتیں پڑه لکهه کی قانونگو هو جائیں اور گاؤں گاؤں ماري ماري پهریں ؟

سیتا رام

واه آمدمیاں آپ بهي کیا خوب وکیل مختاروں کي سي بحث کرتی هیں۔ مگر هم سی پوچهئی تو یهه سب انگریزي کتابوںکا پهیر هی، همارا چهوکرا ابهی چهٹی میں گهر آیا تها، اوسکی کتاب اوٹها کی دیکهی، تصویریں تو اچهی چکی چکی هیں مگر قسم لیجئی جو ایک حرف بهی سمجهه میں آیا هو، جس زباں کی الف بی ایسي هو اوسکی کتابوں میں نه جانی کیا کچهه لکها هوگا

احمد حسین

اجی کچهه بهی لکها هو میری طرفسی جهنم میں جائی یہاں اپنی هی مصیبت کیا کم هی جو ان جهگروں کی فکر هو، اچها لاله، میں جاتا هوں ذرا گاؤں کا ایک چکر لگاؤں گا — (اوٹهه کهڑی هوتی)

سیتا رام

بہت اچها، مگر کل سود پہونچنی کا دن هی اوسی نه بهولئی گا

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا سین

(شیخ کرامت علي ڈیوڑھی میں ایک مونڈھی پر رضائي اوڑھی بیٹھی ھیں ، اندر کی طرف کی درواری میں پردہ پڑا ھی جس کی پیچھی رقیہ خاتوں ابھی ابھی آ کر بیٹھی ھیں)

(پردی کی پیچھی سی رقیہ خاتوں کی آواز) شیخ جی بندگی عرض ھی

شیخ جی

جیتي رھو بیٹي خدا گھربار میں برکت دی

رقیہ خاتون

کہئی شیخ جي اب مزاج کیسا ھی ، اس کھانسي نی آپکو بڑی تکلیف دی

شیخ جی

کسی ، مجھی ، نہیں بیٹي بڑھاپی میں تو کھانسی تکیہ کلام ھو گئی ھی ، سبی والوں کو اس سی تکلیف ھو مجھی تو آرام ملتا ھی

رقیہ خاتون

سچ ھی شیخ جي بڑھاپا سو بیماریوں کی بیماری ھی، آپ تو

حدا رکھی ناںچ اوبر سر برس کی ھیں ، صعرا کی ناپ کو ابھی سانہہ بوری بہیں ھوئی وہ بھی سدا کی روگی ھوگئی ھیں

سسخ حی

احی الطاف میاں کی نہ کہئی، وہ حوانی ھی میں کوں تندرست تھی ۔ نات بہہ ھی کہ حب انساں انک اندھیری کونھری میں رات دں حانمار در ننھا رھی گا تو صحت آپ ھی حراب ھوا حاھی

رقہ خاںون

نس شیح حی آپ کی ابھیں ناتوں سی تو آگ لگ حاتی ھی آپ کی بردیک حو اللہ کا نیک ںندہ نمار وطیفہ میں اپنی دں رات کاںی وہ احدی اور نکما ھی

سسخ حی

ای لو ںدانی بی حفا ھو گئیں ۔ میں نی تو ایک بات کہی تھی اوپر اعتراض کب کیا تھا

رقہ حاںون

آپ منہہ سی نہ کہیں مگر دل میں یہی ھی ، کہئی میں حھوب کہتی ھوں

سنخ جی

اب آپ کہلواتی ہیں تو میں کہتا ہوں ، میر الطاف حسن کی
کاہل ہونی میں کیا شبہہ ہی ، جو شخص دنیا میں اپنی
خاندان کو نہ سنبھال سکی ، جو اپنی ہمسایوں کا حق نہ
ادا کر سکی ، جو اپنی جائداد کو اپنی نالائق سالی اور ایک
نی امان مہاجن کی ہاتھوں برباد ہونی کی لئی چھوڑ دی ،
وہ کاہل نہیں تو کیا ہی

رقیہ خاتون

دیکھو نہ میں جانتی تھی کہ صغرا کی بات اور احمد حسن
کو جلواتیں سنانا آپکو منظور تھا۔ میں احمد حسن کی طرف
سی تو کچھہ نہیں کہتی ، لوگ کہیں گی نہیں ہی طرفداری
کرتی ہی ، لیکن صغرا کی بات کو کوئی دوسرا کچھہ کہتا
تو منہہ جھلس دیتی۔ عجب خدا کا اوس شخص نی دنیا
کو چھوڑا ، چین آرام تج دیا ، دن رات کی عبادت میں اپنی
جان ہلکان کردی اور لوگوں کی نزدیک کاہل ہی

سنخ جی

سیدانی بی کاہلی اسی کا نام نہیں ہی کہ آدمی سچ مچ
ہاتھہ پیر نہ ہلائی۔ جو شخص اپنی سمجھہ سی کام لینا

نہیں چاھتا اور زندگی کی گتھیوں کی سلجھانی سی جی چراتا ھی وہ سب سی بڑھکر کاھل ھی، محض اللہ اللہ کرنی سی کوئی شخص اللہ کا نیک بندہ نہیں بن جاتا، اسکی لئی پہلی شرط ھی کہ انسان دنیا میں اپنا فرض جانی اور ادا کری، اللہ کی اور بندوں کی لئی مصیبت نہیں بلکہ راحت کا باعث ھو

رقیہ خاتون

ای ھی تو اوس بیچاری نی کس کی سر پر مصیبت ڈھائی ھی

شیخ جی

اوس بیچاری نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی اسامیوں پر، جنکا خدا نی اوس سی سابقہ ڈالا تھا، اور جنھیں اوس نی میاں احمد حسین کی سپرد کر دیا کہ پولیس سی ملکر اونھیں لٹوائیں، اوس نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی خاندان پر، جسکی آدھی جائیداد اوسکی بیکارگذاری کی بدولت مہاجن کی قبضہ میں جا رھی ھی، اوس نی مصیبت ڈھائی ھی اپنی بیٹی اور بھتیجی پر جنکی تعلیم و تربیت کو اوس نی آپ پر چھوڑ رکھا ھی (کھانسی لگی)

رقیه خانون

یا اللہ! یا اللہ! اب میری باری آئی۔ شیخ جی آپ بزرگ ہیں اس لئے زبان روک کر رہ جاتی ہوں مگر اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ بڑھاپے میں آپکا دماغ صحیح نہیں رہا—— میں آئی تھی ایک معاملے میں صلاح کرنے مگر بڑی سودائیوں سی کوں باتیں کرنے، لیجئے بندگی میں جاتی ہوں

شیخ جی

(ہنس کر) آپ نے خود ہی چھیڑ چھاڑ کی کہلوایا ورنہ میں نے تو آپ لوگوں کو عقل کی راہ سجھانے سے توبہ کر لی ہے۔ اچھا، لو اب غصہ کو تھوک دیجئے مرزا الطاف حسین میں خوبیاں بھی بہت سی ہیں آپ کہیں تو سنا چلوں۔ سیدانی بی —— ہائیں کیا سچ مچ چلی گئیں

رقیہ خانون

کیا کروں سنبھلنے کی، انسان اپنے حواس میں ہو تو اوس سی بات کی جائے

شیخ جی

اچھا اب سنیے، میں سمٹ سمٹا کے حواس میں سمایا جاتا ہوں

رقیه خاتون

لیجئی اب گالیاں دینی سی تھکی تو دلـلگي کرنی لگی۔
کہتی ہوں کہ بری ضروری باتیں کرنا ہیں

مسیح جی

یا الله تو ضروري باتیں کیا ضرور ہی کہ بو دو کی کي
جائیں اور کراه کراه کی سی جائیں، آپ کہه چلئی میں
بہت غور سی سن رہا ہوں

رقیه خاتون

کچھه نہیں بات یہه هی که مجھی سعیده کي طرف سی
بڑی فکر هی یہه لڑکی ایسی گھنّی هی که اسکی دل کی
بات هی نہیں سمجھه میں آتی، دن بدن دبلي هوتی جاتی
هی اور اوپر سی پڑھنی کی هوس هی، ویسی تو میں روک
تھام کرتي هوں لیکن جب بھائي یہاں هو تو سوای کتاب
سی سر مارنی کی اور کوئی کام هی نہیں هی۔ اور یہه مظور
تو دنیا سی انوکھا لرکا هی اوس نی میری بچی کو خدا جانی
کیا سمجھا دیا هی که وه زندگي سی بیزار هو گئی هی
میں دن رات چیخا کرتي هوں مگر یہه تو وه خدا کی

سدي مسهه سی کچهه کهتي هی اور نه میری کهی پر کان دهرتي هی

سنخ جی

جهاں تک میں سمجها آپ کو اوس سی دو شکایتیں هیں ایک یهه که پرهی کا شوق رکهتی هی دوسری یهه که اداس رها کرتي هی اور اوسکا علاج آپ یهه کرتي هیں که اوسی پرهی نه دیں اور اوس پر حفا هوں

رقیه خاتون

آپ نی پهر اولسی اولسي باتیں کرنا سروع کیں ، میں اوسپر حفا هوتي هوں تو اوسکي بهلائي کی لئی یا خدا نحواسته دسمني سی ؟

سیح حی

سیدانی نی سئی سعیده کو میں نی گود میں کهلایا هی اور اوسکی ماں کو جس سی پڑهایا هی اس لڑکي کی طبیعت کی افتاد آدمي جب سمجهه سکتا هی جب اسکی ماں کي سیرت سی خوب واقف هو ، شجاعت حسین آپ کی دیور تهی، مگر اونکو نه آپ نی پهچانا نه آپکی شوهر اور بهائي نی ، اور سچ پوچهئی تو سوای میری اور چند اور لوگوں

کی کسي نی بهي نهیں۔ اگر میں آنکو اونکي طبیعت اوراونکی
خیالات سمجهاؤں تو آپ کیا سمجهینگی، اتنا سن لیجئی
که مرحوم ایسا دماغ رکهتی تهی جو روزمره زندگي سی
آگی کچهه سوچ سکتا تها اور ایسا دل جو اپنی اور اپنی
خاندان کی رنج و راحت کی علاوه اور باتون کا بهي احساس
رکهتا تها۔ ایسی لوگون پر اون ذرا ذرا سي باتون کا بهت
اثر هوتا هی جو آنکی نزدیک کچهه معني نهیں رکهتیں،
سعیده اونکی بیٹی هی اور اوس نی منظور سی کهیں زیاده
اونکی طبیعت پائی هی، علاوه اسکی وه عورت هونی کی سبب سی
اون سی بڑهکر درد طبیعت میں رکهتي هی، اس کی سی
لوگ دنیا میں محض کهانی پینی اور سونی کی لئی نهیں بلکه
قلب و دماغ سی بهي کام لینی کی لئی پیدا هوتی هیں اور
اگر اونهیں اپنی خیالات و احساسات کو الفاظ میں اور
مقاصد کو کاموں میں ظاهر کرنی کا موقعه نه ملی تو یهه دل
هي دل میں کڑهتی هیں اور اونکی زندگی خاموشی
افسردگي اور حزن و ملال بنکر ره جاتي هی۔ اب اس
لڑکی کا دل تو ٹهرا اسقدرجه اثرپذیر، اور پیدا هوئي هی
وه ایسی ملک میں جهان عورت کو جاننی، سوچنی، اور
کرنی کي ممانعت هی تو جو نتیجه هونا چاهئی وه ظاهر

هی، اوسسر طره هی آب کی محبت حو اوسکی تهوری بهت
پرهی کو بهی روکنا چاهتي هی اور تنبیه و سرزنش سی
اوسکی دلکو اور صدمه پهونچاتي هی

رقیه خاتون

شیخ‌جي میري سمجهه میں آبکي باتیں نهیں آئیں- یهه
میں بهی سمجهتی هوں که لڑکی سچ مچ شیشه کا سا دل
رکهتي هی مگر یهه کسي طرح نهیں هوسکتا که میں نصیحت
کرنا چهوڑ دوں، جوان لڑکی کی تعلیم آسان نهیں هی،
اگر گهرکی جهرکی سی کام نه لوں تو کل کو میری
برابري کرنی لگی گي- خیر، میں‌نی جس بات میں صلاح
لینی کی لئی آبکو بلایا تها وه یهه هی که میری نزدیک اگر
سعده کي شادي هوجائی تو گهرکی کام دهندی میں اوسکا
جی بہل جائیگا آب کی کیا رائی هی،

شیخ جی

یهه لیجئی آب نی پهر دیوانی کو هو کی کنجي دیدي،
میں ابهي اپني پہلي تقریر سی هانپ رها هوں آب نی وه
بات کهدي که اونٹ پڑنی کو جی چاهتا هی مگر آبکی
سامنی بکواس کرنی سی کوئي فائده نهیں اسلئی اب میں

آپکی بات کا بہت اختصار سی جواب دیا کرونگا ۔ آپ
جو مجھہ سی پوچھتی ہیں یہہ میری نزدیک سعیدہ سی
پوچھنا چاہئی

رقیہ خاتون

اور سنو لوگو ، میں لڑکی سی جاکر اوسکی شادی کی
باتیں کروں۔ شیخجی آپکی حیا شرم کو آخر کیوں آگ
لگ گئی، یہہ باتیں لڑکوں سی دنیا میں کوئی کرتا ہی'
باپ ماں، چچا ججی آخر کاہی کی لئی ہوتی ہیں ؟

شیخ جی

جواب سی خوف طوالت قطع نظر کرکی گذارش ہی
کہ آپ سعیدہ کی شادی کس سی کرنا چاہتی ہیں '

رقیہ خاتون

یہہ بھی کوئی پوچھنی کی بات ہی اوسی سی جس سی
منگنی ہوئی ہی

شیخ جی

یعنی مسمی محمد جواد مدرس مڈل اسکول سی

رقیہ خاتون

اور نہیں تو کس سی ؟

سنخ حی

میں اسکی بالکل خلاف ہوں—

رقیہ خانون

کیوں آخر ؟

سنخ حي

نمبر ایک ، خواد جہل مرکب ہی۔ نمبر دو ، محسنہ کی اور اوسکي طبیعت میں راحہ بھوج اور گنگاتیلي کا فرق ہی، نمبر تین ، وہ ایک دوسری لڑکی سی شادی کرنا چاہتی ہی

رقیہ خانون

صاف صاف کیوں نہ کہئي کہ آپ سعدہ کي شادي محمد علي سی ہونی کا خواب دیکھہ رہی ہیں۔ لوگ سمجھتی ہیں کہ جو جو منصوبی گنہتی ہیں وہ مجھہ سی چھپی ہوئی ہیں مگر میں ایسي بھي نہیں ہوں مجھی رتي رتي کي خبر ہی اور سبکو سنا کر کہتي ہوں — کہ چاہی ادھر کي دنیا ادھر ہوجائی میري بچي کا بیاہ اوس بد نصیب محمدعلي سی نہیں ہوسکتا

سسح حی

آسکا یہہ حال ھی اور میں یہہ سمجھتا ھوں کہ دونوں طرف کي دنیا اپني اپني جگہ پر قائم رھیگي اور آپکي بچي کا بیاہ محمدعلي سی رچیگا

رقیہ خانوں

وہ کون تیس‌مار خاں ھی جو میری مقابلی پر آئیگا ، میں بھي تو سنوں اوسکا نام

سسح حی

سعیدہ

رقیہ خاتون

بس میں تو سمجھی تھی کوئي بڑا رستم ھی ، میاں مسطور صاحب بہادر کو آپ کیوں بھول گئی ؟

سسح حی

سعیدہ کا مقابلہ ایک تو آپ کي اور احمدحسن کي قوت جسماني سی ھی اور دوسری خاندان اور قوم کي رائی سی۔ پہلی معاملہ میں بیشک مسطور اوسکي مدد کریگا ، مگر دوسری میں وہ آپ اپني مددگار ھوگي کیونکہ اوسکا دل قوي ھی اور ارادہ مضبوط

رقیه خاتون

(طعن آمیز هنسي کی ساتهه) کیوں نهیں یهه دبو گم صم لـڑکی ضرور کسی قبیلی سی لڑائي لڑیگي، اچھا هی میں بھي تماشا دیکھونگي

سیخ جی

جي هاں بھي بی زبان لڑکی ساری جہاں کا مقابله کریگی میں کہه چکا هوں که آپ اس لڑکی کو نهیں پہچانتي هیں سنئی، دنیا کی دو تمدنوں کی ٹکرانی سی ایک شرار پیدا هوا هی جسکا مخزن اس لڑکي کا دل هی، ایشیا کی مغرب سی ایک قوم عزم، حوصله اور جرأت لیکر آئي اور مشرق میں ایک دوسري قوم تهي جو صبر ایثار اور درد رکهتي تهي۔ دونوں کی صدیوں تک ساتهه رهنی سی ایک نئي سیرت کا خمیر تیار هوا جسکی اجزا میں دونوں قوموں کی جوهر ملی جلی تهی۔ تعجب کي بات هی که ان دونوں قوموں کی مردوں نی اس دولت کی لینی سی انکار کیا اور کہا یهه هماري چیز نهیں هی، مگر عورتوں نی چپکی سی لیکر اپنی قلب میں چهپا لیا، اب چونکه عورتونکی دل

پر جہالت اور غفلت کی سدوں نی پھرا نٹھا رکھا ھی،
اسلئی اور بہت سی بلش بہا جریںوں کی طرح یہہ امانت
بھي زمانہ کی نظروں سی پسہاں ھی۔ اس سعیدہ نی خوش
قسمتي سی ایسا باب پایا جسکي بدولت وہ کم سی کم خود
اس سی واقف ھوگئی ھی کہ اسکی پاس کیا نی بہا دولت
ھی۔اب آپکي اور ساری زمانی کي مخالفت کو وہ صبر
خاموشی اور مسکینی سی برداشت کرتي ھی لیکن اگر آپ
یہہ سمجھیں کہ آپ نہں بھائیوں کي سختی نی اوسکی عزم
کو دبا دیا ھی اور اوسکی حوصلی کو توڑ دیا ھی تو آپ
سی بڑھکر کوئي غلطی پر نہیں، وہ دن آرہا ھی کہ
آپ پر بھي اصل حقیقت عیاں ھوجائیگي

رقیہ خاتون

شکر ھی آپ نی بس توکي، میں تو سمجھي تھي شام
ھوئي اب مجھی آپ کی سٹھیا جانی میں مطلق شبہہ نہیں رہا،
خدا جانی کہاں کي بہکی بہکی باتیں کرتی ھیں، لڑکي
کی دل میں پورب پچھم، خمیر، خزانہ، خاک دھول،
خدا جانی کیا کیا ھی۔ خیر، میں آپکا عندیہ لینی آئي تھي
معلوم ھوگیاکہ آپ نی بھي میري دشمني پر کمر باندھي

هی۔ بہت خوب زندگی هی تو دونوں دیکھیں گی کہ کیا
ہوتا هی۔ اچھا بندگی عرض هی میں جاتی ہوں

سسح جی

جیتی رہو، (اوٹھکر باہر کی طرف چلی) (آپ هی آپ)
یہہ تو سچ کہتی هی لڑکی، میں ضرور سٹھیا گیا ہوں
ورنہ اسکی سامنی ایسی باتیں کیوں کرتا جو اسکی کھوپری
برابر دماغ میں کسی طرح نہیں سما سکتیں۔ دوسری اسی
اس طرح مشتعل کردیا یہی برا هی مگر میں مجبور ہوں
بڑھاپی کی سبب سی زبان پر قابو
(ڈیوڑھی کی درواری سی نکل گئی)

(پردہ گر جاتا هی)

تیسرا سین

(ایک چھوٹا سا کمرہ هی، جسمیں ایک طرف ایک
پلنگ بچھا هی، اور اوسکی پاس ایک چھوٹا سا تخت
هی، جس پر منہہ دھونی کا سامان اور سچی ایک تسلہ
رکھا هی، کمرہ میں ایک طرف ایک چھوٹی سی میز

اور اوسکی سامنی اور سدھي طرف ایک ایک کرسي رکھي ھی۔ میز پر چند کتابیں اور قلم داوات وغیرہ ھی کونہ میں ایک الماري پر چند کتابیں رکھي ھیں دیوار پر ایک نقشہ لٹکا ھوا ھی

سعیدہ تخت پر بیٹھی منہہ دھو رھی ھی چند منٹ کی بعد رقیہ بیگم کمری میں داخل ھوتي ھیں سعیدہ جواب منہہ دھو چکی ھی اور تولیا سی خشک کر رھی ھی اوسی چھوڑ کر جلدی سی اوٹھہ کھڑي ھوتی ھی)

سعیدہ

تسلیم عرض ھی، چچي جان

رقیہ خاتون

جیتي رھو بیٹی، خدا عمر دراز کری — اب طبیعت کیسي ھی، رات کو دشمنوں کو بخار تھا

سعیدہ

جي ھاں، خفیف سي حرارت تھی اب اچھی ھوں

رقیہ خاتون

میں رات کو ادھر سی گذري تو دیکھا ایک دروازہ کھلا ھوا

تھا، میں نی فورا سدکنا نمھیں اتنا سمجھنا نا کہ بخار میں ہوا
نقصاں کر نی ھی، مگر ہم پر اثر نہیں ھوتا

سعیدہ

چیچی حان، رات گرمي بہت تھی

رقیہ حاتون

سنا مانا کہ گرمي تھی، مگر صحت کا حیال مقدم ھی پسینہ
آنی میں ھوا کا لگ حانا بہت برا ھی— آحر ہم لوگوں کی
اتني عمر آئی ھی، ہم نی بھي کچھہ دنیا میں دیکھا ھی!— تم
نی دو حرف کیا درہ لئی ھیں کہ اپنی نردیک گھر بھر سی زیادہ
عقلمند ھوگئی ھو، اور سچ پوچھو تو اسي پڑھی نی تمہیں
بیمار ڈالا ھی دن بھر میری ساتھہ باورچی‌حانی میں کام کرنا،
سینا، پرونا، اور رات کو بیٹھہ کر پڑھنا— صغریٰ کہتي تھی
کہ گھڑی بھر پڑھی سی سر میں درد ھونی لگتا ھی، نہ کہ دو
دو گھنٹی سر مغز کرنا— بات ساری یہ ھی کہ آحکل بھائي
موحود ھیں، اسي لئی دماغ عرش پر ھی!

سعیدہ

(کچھہ حواب نہیں دیتي— بلکہ اثناء گفتگو میں ایک
جھاڑن لی کر اپني میز صاف کرنی لگتي ھی)

رقیہ خاتون

اور میری سمجھ میں نہیں آتا یہ پڑھنا ہی کاہی کی لئی— قرآن شریف لیا، نماز روزی کی مسائل تحفۃالعوام میں سی نکال لئی ہو ، اب خوب پائی ایک کرنی سی کیا فائدہ ہی ، ہاں خوب یاد آیا— صغریٰ کہتی تھی کہ تم نی اوسی خط لکھ کر بھیجا تھا— آخر تم چاہتی کیا ہو ، کیا بالکل ہی خاندان کی ناک کٹوانی کا ارادہ ہی ؟ جو سنی گا وہ کیا کہی گا کہ میر سجاد حسین کی بیٹی تحریریں لکھتی ہی! شجاعت مرحوم کو خدا بخشی جانی کیا سوجھا کہ لکھنا سکھا یا— خیر اوس کو بھی صبر کیا— بچی لکھتی لکھتی بھائی کو خط جانی لگی— اس کو بھی کسی طرح سہہ لیا— مگر یہ تو مجھ سی نہیں دیکھا جائی گا کہ دوسری کسی تک بات پہونچی خبر دار! اب کوئی خط شبّر صغریٰ کی سسرال گیا تو مجھ سی برا کوئی نہیں ہی— ادھر دیکھو! تم سی کہتی ہوں!—

سعیدہ

(میز جھاڑنا موقوف کرکی نی تعلیمی کی نظر سی رقیہ کی طرف دیکھتی ہی)

رقیہ خاتون

میں دم بھر کی لئی تمہارا مزاج پوچھنی آئی تھی، یہاں آ کر

باتوں میں لگ گئی هاں — مجهی یه بهی کهنا تها که محسن کا
خط آیا هی، وه صغرا کو لیی آ رها هی اور دوپہر کی گاڑی
سی اوتری گا اگر تمهاري طبیعت ٹهیک هو تو دوپہر اور شام
کی کهانی کی لئی ٹهیک ٹهاک کر لو — لیکن جو جي بدحال هو
تو خبردار خبردار کسي کام میں هاتهه نه لگانا! صغرا کو سمجها
دو، وه سب کر لی گی

سعیده

جي نہیں — میري طبیعت اب بالکل صاف هی

رفیه خاتون

اچها میں اب جاتي هوں — مجهی صغری کي لڑکي کی کرتوں
میں لچکا ٹانکنا هی (چلي جاتي هیں)

سعیده

(اپني کتابیں ترتیب سی رکهتي هی، اس سی فارغ هو کر میز
کی خانه سی ایک تصویر نکال کر دیکهنی لگتي هی صغریٰ کمره
میں داخل هوتي هی، اور سعیده کی هاتهه میں تصویر دیکهه کر
چپکی چپکی قدم رکهتي هوئي اوس کی پاس پہونچ کر پیچهی سی
جهانکنی لگتي هی سعیده ایسي محو هی که اوسی مطلق صغریٰ
کی آنی کي خبر نہیں)

کتنا پیارا چہرہ ہے!   صغرا

سعیدہ

(چونک کر) ای ہے — آپ بھی ذرا دیر ہی میں بعض وقت صغرا بہن!

صغرا

سچ کہو کیسی چوری پکڑی ہے! نکلی نہ محمد علی کی تصویر،

سعیدہ

ہاں، یہ تصویر بھائی جان یہاں بھول گئے تھے اس وقت میز صاف کرنے میں سامنے آ گئی تو میں نکال کر دیکھنے لگی

صغرا

(تصویر ہاتھ میں لے کر) بہت دن کے بعد یہ صورت دیکھی ہے چچا جان کی زندگی میں ساتھ کھیلا کرتی تھی، مگر تب بچپن کا چہرہ تھا — اب اور ہی بات ہے (سعیدہ سے) بہنی دولھا خوب ڈھونڈھ کے نکالا ہے! بڑی خوش نصیب ہو!

سعیدہ

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ — کس کا دولھا، کہاں کی دولھن،

چلو بس باتیں نہ بناؤ! مجھی سب معلوم ھی — روزانہ خط لکھی جاتی ھیں، تحی آنا جایا کرتی ھیں

سعیدہ

آپ خواب دیکھا کرتي ھیں، اور صبح اوٹھہ کی بھولی سی سمجھہ لیتي ھیں کہ جاگتی میں دیکھا تھا

صغرا

یہ تصویر بھي تو خواب میں دیکھہ رھی ھوں نہ؟ آخر تم انکار کیوں کرتي ھو؟ —

سعیدہ

جب کوئي بات بھي ھو — آپ کو تو ھر وقت ھنسي سوجھتي ھی

صغرا

ھنستی ھی گھر بستی ھیں — بھئی میں تو دل سي تمھاري خیر خواہ ھوں، اور دعا کرتی ھوں کہ محمد علی سی شادی ھو — وہ چکنی مٹي کا ڈھیر خواد مجھی ایک آنکھہ نہیں بھاتا

سعیدہ

بس ھو چکا — اب کوئی اور ذکر چھیڑئیی

صغرا

اچھا تمھارا مزاج کیسا هی؟

سعیده

الحمد لله — اچھی هوں

صغرا

کیا اماں جان یہاں آئي تھیں ؟

سعیده

هاں، ابھی ابھی تشریف لی گئی هیں

صغرا

نئي خبر تو سنا گئی هونگی؟

سعیده

هاں، کہتي تھیں دولھا بھائي آ رهی هیں — مبارک هو !

صغرا

بس رهنی بھی دو مبارکباد — یه بھی معلوم هی کاهی کی لئی آ رهی هیں،

سعیده

آپ کو لینی — اسي لئی تو میں نی مبارکباد دي تھی

صغرا

یا اللّٰه! یہ بھی کوئي خوشي کی بات ہی کہ آدمي اپنا گھر چھوڑ کی پرائی گھر جائی؟

سعیدہ

پرایا گھر کیوں — آپ کا نہیں ہی؟

صغرا

ای ہاں، کیوں نہیں — ایسي هي تو میری تقدیر ہی کہ راج کرونگی — بھلا خوش دامن صاحبہ کو خدا سلامت رکھی، اونکی ہوتی ہوئی میري کون ہستي ہی،

سعیدہ

یہ میری سمجھہ میں نہیں آتا — دولھا بھائي اپنی والد کی انتقال کی بعد افسر خاندان ہیں، آپ اونکي بیوي ہیں — آپ کی کوئي ہستی نہیں،

صغرا

بڑی افسر خاندان ہیں! ماں کی پلکوں کی اشاری پر چلتی ہیں وہ جو کہہ دیں، محال نہیں اوس میں بال برابر فرق آجائی — جو کچھہ کماتی ہیں لا کر بي اماں کی ہاتھہ میں رکھہ دیتی ہیں، وهي اندر باہر سب کا انتظام کرتي ہیں. میري

وہ حیثیت ہی جو لونڈی کی ہوا کرتی ہی پکانا، ریندھنا، سینا پرونا، یہ سب میری متعلق ہی، یہ سب ہی اور یہ بندی منھہ سی اف نہیں کرتی مگر جو چاہو کہ دشمنوں کو جین آجائی تو یہ ناممکن ہی، دنیا بھر کی الزام میری سر تھوپی جاتی ہیں، لڑکی کا دل ماں سی میں پھرائی ہوں، ساس کا ادب میں نہیں کرتی، بدزبان میں ہوں، غرض کوئی برائی ایسی نہیں جو مجھہ میں نہ ہو — اور سب فرشتی ہیں

سعیدہ

پھر آپ ہی دیکھئی — میں جو کہتی ہوں کہ مشترکہ خاندان فساد کی بنیاد ہی تو آپ خفا ہوتی ہیں

صغرا

تم تو دنیا سی نرالی باتیں کرتی ہو ا یہ میری تقدیر ہی کہ ایسی ماں کی غلام سی پالا پڑا ہی، نہیں تو ایسی اللہ کی بندیاں بھی ہیں جن کی میاں اون کی بس میں ہیں — وہ گھر بھر میں راج کرتی ہیں اور ساس کو ناکوں چنی چبوا دیتی ہیں

سعیدہ

وہ تو ایک ہی بات ہی — کہیں ساس بہو کو ستاتی ہی کہیں بہو ساس کو امن کسی گھر میں نہیں ہی

صعرا

تمهاری لئی ایک بات هی، کوئي مری دل سی بوچهی —
اب رها امر نه هونا، تو یه دنیا کا قاعده هی، اس کی لئی
کوئي کیا کری جب تمهاري شادي هو تو ماں کو لی کر اپنا
گهر بسا الگ بسانا (مسطور داخل هوتا هی) مسطور بهئي
سدگي!

سعیده

آداب عرض هی، بهائي جان!

مسطور

کیوں سعیده طبیعت کیسي هی؟

سعیده

الحمد لله، بالکل اچهی هوں — حرارت رات هی کو جاتي رهي.

مسطور

آج صاحب بهادر آ رهی هیں — معلوم هوتا هی ابهی یہاں
استقبالي کمیٹي کا اجلاس هو رها تها

صعرا

میں نه کسي کا استقبال کرني هوں نه کسي کي کمیٹي —

یہ آپ کے کی بہن صاحبہ مشت مشت مشترکہ خاندان کی
بحث کر رہی ہیں

سعیدہ

بھائي جان — صغرا بھی اپنی ساس کی شکایت کر رہي
تھیں کہ گھر بھر پر حکومت کرتی ہیں، انہیں معطل کر رکھا ہی،
اور ان سی ہمیشہ لرتی رہی ہیں میں نی کہا کہ یہ مشترکہ
خاندان کی خرابی ہی تو خفا ہوتی ہیں اور کہتي ہیں کہ دنیا
کا قاعدہ ہی کہ سب مل جل کر رہیں

صغرا

آپ هي کہئی میں کچھہ جھوٹ کہتي ہوں، دنیا جہاں میں
کون شادي کی بعد الگ گھر کر کی بیٹھتا ہی

منظور

پھر تم چاهتي کیا ہو آخر؟

صغرا

میں چاهتي ہوں کہ جسطرح خوشدامن صاحبہ مجھہ بیگناہ
پر ستم توڑتي ہیں خدا وہ دن لائی کہ میں بھي بتا دوں بھو
کیسي ہوتي ہی

مظور

تم نی کبھي اس پر بھي عور کیا هی که ساس بهو میں مخالفت کیوں هوتي هی؟

صغرا

میں دیوانی تو هوں نہیں که عور کیا کروں،۔ سب حدا کی حکم سی هوتا هی

مظور

اسي وجه سی تو اور بھي عور کرنا چاهئی که سب حدا کی حکم سی هوتا هی اور جو کوئي نه کری اوسی بقول شیخ حي کی نه حدا کي پروا هی نه اوسکی حکم کي اور نه اوس کي جو هوتا هی

صغرا

اچھا آپ هي کوئي سبب بتائي، آپ تو عور کرتی هوں گی

مظور

ساس بهو میں میل ساس کی بیٹی اور بهو کی شوهر کی سبب سی نہیں هوتا ۔ ایک طرف تو ماں، حو اپنی بیٹی کو بچپن سی نه هزار ناز و نعمت پالتي هی اور اوسی اپني زندگي کا سهارا جانتي هی، سمجھتي هی که ایک عیر عورت نی آ کر اوس کی

نور نظر کو اوس سی چھین لیا ۔ دوسري طرف بیوي جو اپنی عزیز
اقارب ، گھربار کو چھوڑ کر اور ایک شخص کا دامن تھام کر
اوسی اپنی زندگي کا شریک ساتي ھی کسي طرح یہہ گوارا نہیں
کر سکتي که اوسکا چهیتا کسي اور کو، خواہ وہ ماں ھي کیوں
نہ ھو ، اوس سی زیادہ عزیز رکھی، بلکہ اوسی اس سی بھی
اذیت ھوتي ھی که کوئي دوسرا اوسکی چھیتی کو خود اوس سی
زیادہ چاھی ۔ انسانیت کی نشو و نما کي ابتدائي حالت میں یہہ
تعلقات عداوت کا پہلو اختیار کرتی ھیں لیکن جب نوع انساني
علم و تمدن کي شاھراہ میں آ گی قدم بڑھاتي ھی اور محبت کا
مفهوم پاکیزہ تر اور لطیف تر ھو جاتا ھی تو انسان اوس سی جسی
اوسکا محبوب چاھی یا جو اوس کی محبوب کو چاھی بجای عداوت
کی محبت کرتا ھی ، اب ظاھر ھی که ھندوستان قوموں کی ارتقا
کی ابتدائي زینہ پر ھی اور بالخصوص یہاں کي عورتیں تو
حیوانوں سی ذرا ھي بہتر ھیں، اوسپر طرہ یہہ ھی که مشترکه
خاندان کي بدولت ساس بہو ھمیشه ایک دوسری کی سر پر سوار
رھتي ھیں اس میں لڑائي کی قدرتي ھیجان کو پوري طرح اظہار
کا موقعه ملتا ھی اور ھر گھر میدان جنگ بن جاتا ھی

صغرا

یا اللہ! بہن تو تھي ھیں بھائی اور بھي فیلسوف نکلی، ان تقریروں کا بھلا میں کیا جواب دی سکتي ھوں

منظور

اچھا اپنی شوھر جنگ بہادر کو آ جانی دو، دونوں مل کر مجھه سی بحث کرنا

صغرا

جي ھاں۔ وہ ضرور اپني ماں کی مقابلی میں میرا ساتھه دینگی! یہه ھوتا تو پھر سارا رونا ھي کاھی کا تھا

منظور

ماں کی مقابلی کا کیا ذکر ھی، میں تو مشترکه خاندان کی مسئله پر علم معاشرت کی نقطۂ نظر سی بحث کرنی کو کہتا ھوں

صغرا

بھلا نقطۂ نظر سی بحث کر کی مجھی کیا مل جائیگا؟ آپ سی کوئي اپنا دکھه درد بیان کری تو آپ بجای تسلي تشفي کرنی کی اور اوپر سی نقطۂ نظر لی بیٹھتی ھیں

سعیدہ

(ھنس کر) بھائي جان کي اور آپ کي بہن ہی کي۔ آپ کو

اپني فکر هی اور اوبهیں ساری حہاں کي، آپ اپي ساس کا فیصله کرنا چاهتي هیں اور بهائي حان دنیا بهر کي ساسوں کا قصه پٹانا چاهتی هیں

مسطور

(مسکراتی هوئی) بهئي صعرا یهه تمهاري زبردستي هی که تم سمجهتي هو مجهی تم سی همدردي نهیں، مگر بات یهه هی که حن مشکلات میں تم مبتلا هو اونهیں میں تمهاري هزاروں بهنیں گرفتار هیں اس لئی میں ان پر حصوصي نهیں بلکه عمومي نقطۀ عام حیثیت سی عور کرتا هوں، تمهاري ساس کچهه دنیا سی نرالي

صعرا

بس مسطور بهائي یهي تو کہتی هوں که آپ نهیں حانتی مجهی کس بلا سی سابقه پڑا هی، آپ کبهي حوشنامی صاحبه کو دیکهیں تو معلوم هو که دنیا سی نرالي هیں یا نهیں وه ڈراؤني شکل که حدا کي پناه، هتني کا سا ڈیل ڈول، بجو کي سي آنکهیں، موٹی موٹی هونٹهه، بالشت بهر کي ناک، پهر زبان کا یهه حال که میرا دل جانتا هی، حعل فریب پور پور میں

مسطور

بس بس رهنی دو صعرا، اب تم گالیوں اور کوسی پر اوتر

آؤگی۔ معلوم ہوگیا کہ تمھاری اور تمھاری ساس کی مخالفت انتہا کو پہونچ چکی ہی مجھ کو آنی دو میں اون سی اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا (خادمہ داخل ہوتی ہی)

خادمہ

سیدانی بی کہتی ہیں کھانا پکانا شروع کیجئی، دیر ہو رہی ہی

صغرا

(اوٹھی ہوئی مسطور سی) ہاں ہاں وہ آپ کی بات کو ضرور مانیں گی، میری مسطور بھائی خود اچھی طرح کہئی گا۔ مگر ضرور۔ بھول نہ جائیے گا

مسطور

نہیں بھولوں گا کیا

صغرا

(اوٹھ کر) آؤ سعیدہ چلیں، بہت کام کرنا ہی

سعیدہ

آپ چلئی میں ایک منٹ میں آتی ہوں

صغرا

دیکھو دیر نہ کرنا (چلی جاتی ہی)

منظور

آج تو تمھارا سبق رھا، کل جمعه هی، پرسوں صبح کو پڑھنا

سعیده

کیوں بھائي جاں آخر سه‌پہر کو فرصت نه هوگي؟

منظور

نہیں آج کا دن تو سارا محسن کي ندر هوگا

سعیده

بهت اچھا، مگر سنیچر کو ضرور، هاں یهه تو بتائیے آپ نی جو نقشوں کي کتاب منگانی کا وعده کیا تها۔

منظور

هاں میں نی محسن کو لکھه دیا تھا وه غالباً لائیں گی

سعیده

خدا کری بھول نه جائیں

منظور

اچھا اب تم جا کر کام کرو، صغرا انتظار کرتي هوگی

سعیده

(اوٹھه کر) آداب عرض هی

منظور

جیتي رهو .

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا ایکٹ

(ایک اونچی کرسی کا دالان ہے، تختوں کی چوکی پر سفید چاندنی بچھی ہے اور صدر میں قالین اور گاؤ تکیہ ہے میر الطاف حسین تکیہ لگائی بیٹھی ہیں ایک چھوٹی سی تپائی پر حقہ رکھا ہے، تخت کی ایک سری پر احمد حسین، ایک تکیہ دار مونڈھی پر شیخ کرامت علی اور دو کرسیوں پر محمد محسن اور مسطور بیٹھی ہیں)

احمد حسین

دولھا میاں، سنا ہے کہ کلکٹر صاحب کی بدلی ہونی والی ہے

محسن

یہہ خبر یہاں تک تو صحیح ہے کہ احکام صادر ہو گئی تھی بلکہ گزٹ بھی ہو گیا تھا لیکن اس کی بعد کی کارروائی لوگوں کو معلوم نہیں وہ حکم منسوخ ہو گیا اور صاحب بدستور یہاں رہیں گی

احمد حسین

آخر یہہ کیسی، سنا کرتی تھی کہ گورمنٹی احکام نادری ہوتی ہیں اور کسی کی ٹالی نہیں ٹلتی

معلوم نهیں۔ "رموز مملکت خویش خسروان دانند"

احمد حسین

نهیں دولها میاں آپ کو ضرور معلوم هی مگر آپ بتانا نهیں چاهتی

محسن

نهیں صاحب میں کیا جانوں

احمد حسین

بس اب یهه باتیں رهی دیجئی۔ آپ کو صاحب اور میم صاحب دونوں جتنا مانتی هیں وه کس سی چهپا هی۔ بهلا کوئي بات هی که اونهوں نی آپ سی نه کها هو ؟

محسن

(مسکرا کر) آپ سی کس نی کها که صاحب مجهی مانتی هیں؟ خیر اب آپ پوچهنا هی چاهتی هیں تو سنئی ، دو هفته هوئی میم صاحب نی مجهی بلایا اور کها که ناظر هم بڑا پریشان هی

صاحب کا بدلی ہونی کا حکم ہو گیا ہی اور ہم جانا نہیں چاہتا۔ ہم کو یہاں کا آب ہوا بہت پسند ہی اور دوسری اس ضلعی کا زمیندار لوگ بڑا اشراف ہی

احمد حسن

سچ کہتی یہہ کہتی تہیں مم صاحب ؟

محسن

اور نہیں کیا میں اپنی طرف سی کہہ رہا ہوں ؟ خیر تو میم صاحب کہنی لگیں ناظر آپ کوئی ترکیب بتائی کہ صاحب یہاں رہ جائی ، میں نی کہا حضور یہہ کتنی بڑی بات ہی آپ کی اقبال سی آج ہی حکم تبادلہ منسوخ ہو جائی گا بس حضرت وہاں سی آتی ہی میں شہر کی و کلا اور دوسری معززین اور با اثر لوگوں سی ملا اور دو تار ایک ہندوؤں اور ایک مسلمانوں کی طرف سی لاٹ صاحب کو دلوا دئی کہ محرم میں بلوی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اگر یہہ کلکٹر صاحب یہاں نہ ہوئی تو خونریزی کا اندیشہ ہی شام کو بارگاہ لفٹنٹی سی ارجنٹ تار پہونچا کہ تا حکم ثانی تبادلہ موقوف یہہ ہی سارا قصہ ، مگر اسی اپنی ہی تک رہی دیجئی گا ، اب تک سوای چند لوگوں کی کسی کو خبر نہیں ہی صاحب خود یہہ سمجھتی

ہیں کہ واقعي فساد کا اندیشہ ھی۔ لوگوں سی دھڑا دھڑ مچلکی لی رھی ہیں ۔

احمد حسین

کیوں نہ ھو دولھا میاں آخر آپ کس باپ کی بیٹی ہیں ، آپ کی والد نی اپني تحصیلداري کی زمانہ میں ایک جشن کو بدلوا دیا تھا، آپ نی کلکٹر کو روک لیا

سیخ جی

واہ ناظر صاحب واہ ! رام مورتي کو سنا کرتی تھی کہ موٹر روک لیتا ھی آپ نی کلکٹر کو روک کی دکھا دیا ۔

میر صاحب

مگر سنو تو تم نی خلاف واقعہ بار دلوایا تو گویا سرکار کو دھوکہ دیا

محسن

جي نہیں دھوکی کي کیا بات ھی محرم میں ھندو مسلمان کي نزاع تو طی شدہ امر ھی اور یہہ بھی یقیني ھی کہ ھماری صاحب جس طرح ان معاملات کو با حسن وجوہ سلجھا سکتی ہیں اور کسي سی نہ بن پڑی گا

سیخ حي

اری یہہ کا۔ اگر یہہ سب سچ تھا تو آپ کي تعریف هي کیا
هوئي احمد حسین اسی حکمت تهوري کہیں گی

احمد حسین

لس آپ کی ردیک تو میں دیا بھر کا جھوٹا هوں اور جھوٹوں
کا قدر داں

شیخ جي

نہیں توبہ کرو اگر تم جھوٹی هوتی تو هماری میر صاحب
تمہیں ایسا سکریٹري امور دیا کیوں سانی اور مقدمی والی تمہیں
گواهي میں کیوں لکھایا کرتی، (محسن سی) هاں صاحب تو
آپ ہی فقط سچا تار دی کی کلکٹر صاحب کو روکا۔ حیر روک
تو لیا۔

منظور

میاں محسن تم ہی صرور تار دلوایا هوگا لیکن مسٹر فریرر
کا تبادله مسنوح هونی کا اصل سبب یہه هی که اون کي جگه پر
حو شحص آ رها تها وه دفعةً بیمار هوگیا اور چھٹي لیکر انگلستان
جانی والا هی

محسن

تم سی یهه کس نے کها؟

مطور

محمد علي نے۔ اون سی خود مسٹر فریزر سی باتیں هوئي تهیں

محسن

بس معلوم هوگئي حقیقت۔ ایسا هي تو محمد علي کا کلکٹر صاحب سی یارانه هی

مطور

یارانه کاهی کو هونے لگا، اون دونوں میں تو همیشه سی ان بن هی محمدعلي نے جب سی کاشتکاروں کي انجمن قائم کي هی ساری حکام اونکی جاني دشمن هیں فریزر کا منشاء اونکو یهه خبر سنانی سی یهه تها که تم میری جانی سی بهت خوش تهی اب سن لو که میں ٹلنی والا نهیں

محسن

کیسي بچپن کي باتیں کرتی هو ا حاکم ضلع دشمن هوتا اور محمد علي ضلع میں رهنی بهي باتی۔ سب انجمن ونجمن رکهي رهتي اور صاحب زادی کو بوریا بندهنا سمیٹنا پڑتا

منظور

کیوں؟ حاکم ضلع کو احتیار هی که حسی چاهی ضلع سی نکال دی ـ

محسن

یوں احتیار نهیں هی تو کیا هوا۔ وه سو نهانی سی ناعیوں کو کیچل سکتا هی

سیخ جي

مثلاً نقرعید کا مچلکه لنکی

منظور

(غصه کی لهجی میں محسن سی) تمهاری نزدیک تو کلکٹر۔ (محمد حواد کی داحل هو نی سی سب لوگ اودهر متوجه هو جانی هیں اور سلسلۀ کلام منقطع هو جاتا هی)

احمد حسین

آئیي آئیي هیڈ مدرس صاحب، کب سی آپ کا انتظار هی

محمد جواد

(نهایت جهک کر سب کو سلام کرنی هیں) تسلیمات عرض هی۔ ناظر جي کي حدمت میں آداب (شیخ جي سی) بندگي۔ (احمد حسین سی) مجرا، (منظور سی) کورنش ـ

(سب لوگ سلام کا جواب دیتی ہیں)

میر صاحب

جیتی رہو، کہو آج تمہاری مکتب میں تعطیل ہی نہ ـ

محمد جواد

اجي تعطیل کیسي قبله و کعبه ـ ملازماں سرکاري اور حصوصاً عمال سر رشته تعلیمات معربي و شمالي کو تعطیل کہاں پرسوں ڈپٹي صاحب نه عرض معائنه تشریف لائیں گی صبح سی مصروف دوڑ دھوپ تھا، طالب علموں کو جمع کیا، مدرسه کی سامی کي گھاس چھلوائي، درحوں کی اندر زمیں کو لپوایا، دفعه چار میں چوھوں کی بل تھی اونھیں بند کرایا، بہت سي سچیں گاؤں والی مانگ لی گئی تھی اوں سی واپس منگائیں عرص نی انتہا عرق ریزش کی بعد اب مدرسه اس قابل ھوا ھی که حوشنودي حکام بالا دست کي حاصل کری « ار حردان حطا و ار بزرگاں عطا »

شیخ جي

بلکه حکم مرگ مفاجات

(میر صاحب مسکرانی لگتی ہیں اور محسن اور منظور به مشکل ھنسي کو روکی ہیں)

احمد حسین

سنا ھی ڈپٹی صاحب بہت سخت آدمی ھیں

محمد جواد

دیکھئی کیسی نکلتی ھیں ناچیز کا تواں سی بہلا سابقہ ھی
سب مدرسوں کو تاکید کردی ھی کہ ایک سبق سب شاگردوں
کو اچھی طرح نوک بر زباں کرا دیں، اب تک تو ڈپٹی صاحباں
کا یہہ قاعدہ رھا ھی کہ ھیڈ مدرس کو حکم دیتی ھیں کہ سوال
کری اور ھم لوگ اوسی سبق میں سی پوچھتی ھیں جو لڑکوں
کی دھن نشین پہلی سی ھوتا ھی

شیخ جی

کہیں پارسال کا واقعہ نہ ھو۔ جب انسپکٹر صاحب معائنہ
کو آئی تھی آپ نی لڑکی سی کہا کہ برٹش حکومت کی برکات
بیان کرو، وہ لگا قحط کی اسباب بتانی

محمد جواد

نہیں وہ تو حسن اتفاقیہ بات تھی۔ وہ لڑکا کئی دن غیرحاضر
رھا تھا اوسی معلوم نہیں تھا کہ کون سا سبق یاد کرایا گیا ھی
کسی دوسری ھم سبق سی پوچھا اوس نی اناپ شناپ بتا دیا، جب
میں نی پوچھا تو جو اوسی یاد تھا سنانی لگا مگر اوس دن بھی

حیریت هوگئي اسپکٹر صاحب رائی بہادر صاحب سی باتیں کر رهی تهی اونہوں نی سنا نہیں ورنہ خدا جانی کیا هوتا

شیخ جی

هوتا کیا لڑکی سی ، اوس کی ماں باپ سی اور آپ سی مچلکہ لی لیتی

محمد جواد

شاهاں چہ عجب گر بنوازند گدا را میں نی صاحب کی جانی کی بعد دو رکعت نماز شکرانی کي پڑهي

شیخ جي

اور سچ کہئی اون کی آنی سی پہلی نماز خوف پڑهی تهي کہ نہیں

محمد جواد

یہہ تو نہیں مگر خوش کنر مر صاحب سی لکھوالی گیا تھا وہ بارو پر بندها تها

شیخ جي

تو اب کي مرتبہ ڈپٹي صاحب کی لئی خوشن صغیر لکھوالی جائیی

میر صاحب

شیخ جي آپ دسوی باتوں میں چاهی جتنا مذاق کیجئی امور دیں کا مضحکہ آپ کي بزرگی کی شایاں نہیں هي

شیخ جی

میں هیڈ مدرس صاحب سي اون کی مذاق کي باتیں کررها تھا، آپ کیوں دخل دیتی هیں آپ اعتراض کریں گی تو مجھی معقول جواب دینا پڑیگا اور اوس سي میں حتی الامکان پرهیز کرتا هوں

میر صاحب

آپ کو اس کا تو خیال کرنا چاهئي که جب آپ ایسي باتیں کریں گی تو ان نوجوانوں پر کیا اثر پڑیگا

شیخ جی

ابھیں نوجوانوں کي فکر تو میری لئی کا هشجان هو رهي هی، یهه غریب بچپن سی مغربي عقلیّت کي سائي میں پلی هیں اور عقیدت ومعرفت کي روشني کو جو قلب کی نا پیداکنار صحرا میں بهت دور چمکتي هی علم کي نزدیک بیں عینک سی دیکھنا چاهتی هیں اور جب کچھه نظر نهیں آتا تو کهتی هیں یهاں تاریکي کی سوا کچھه نهیں، مگر قانون فطرت کی خلاف

ما وجوديكه يهه روشني بهت دور هي اس كي حرارت قلب كي هر حصّي ميں محسوس هوتي هي اوراسي نی اهل مغرب كو حيرت ميں ڈال ركها هي كه اگر روشني نهيں هي تو يهه حرارت كيسي؟ رهي هماري نو جوان تو انكا علم اور شك دونوں مانگي كي هيں اس لئی ابهيں يهه حيرت بهي نصيب نهيں
يهه تو هی انكي حالت اور اوس پر طره يهه هی كه كتابي مذهب كو جس سی ان كم نگاهوں كو نظر ملی كي اميّد هو سكتی تهی آپ لوگوں نی چهو منتر سا ركها هی، مذهب كي حقيقت قراردي هی عبادت ظاهري اور عبادت كا مقصد زندگي كی ادنی مقاصد كا حصول پهر اگر يهه لوگ اوس سی دور رهيں تو كون سي تعجب كی بات هی

میر صاحب

مگر شيخ جي خوشيں كي فضيلت ميں روايات صحيحه موجود هيں

شيخ جي

بس رهی ديجئی اپني روايات صحيحه

احمد حسين

(اوٹهه كر) حضرت مجهه سی تو يهه كفر نهيں سناجاتا، ميں تو رخصت هو تا هوں

محمد حواد

شیح حي آپ کا سا رگ اور ایسي با تیں کری، بڑی تعحب کي جگہه هی میں آپ‌سی حرد سال هوں لیکں اگر حکم هو تو منطق فلسفه سی حدا کا وحود ثابت کردوں، دفعه سات کي سائنس ریڈر تک میں بسم الله الرحمں الرحیم لکھا هی شیح سعدي کہتی هیں اسوقت یاد نہیں آتا

شیخ جي

الا یا ایها الساقی ادر کاساً وناولها

محمد حواد

نہیں وه اور شعر هی، چوں سی شروع هو تاهي

شیخ جي

نہئي میں تو چوں وچرا سی حدا کی وحود کو نہیں ثابت کر سکتا البته اگر صرورت پڑ حائی تو حدا کی وحود سی چوں وچرا کو ثابت کردونگا

(نوکر داحل هوتا هی)

حصور اندر سی کہلا بھیحا هی که کھانا تیار هي

میر صاحب

اچھا کہہ دو آتی ہیں (اونھہ کھڑی ہوتی ہیں اور اون کی ساتھہ منظور، محسن، احمد حسین اور جواد بھی)

میر صاحب

میاں محمد جواد تم بھی یہیں شیخ جی کی ساتھہ کھانا کھاؤ، شام کو جانا

محمد جواد

یہیں قبلہ و کعبہ مجھی جانی دیجئی، بہت کام کرنا ہی

شیخ جی

اجی ٹہرئی بھی آپ کی ساتھہ کھانا کھانی میں لطف آئی گا آپ کی ماتحت مدرسی میں لیپ پوت کر لیں گی

احمد حسین

ہیں جواد میاں تمھیں ٹہرنا پڑیگا، میں کھانا بھیجتا ہوں

دوسرا سین

(میر صاحب کی گھر کی زنانی حصی میں، ایک دالان هی جس میں تختوں کا چوکہ بچھا هی اس پر اوسی طرح کا فرش هی جاسا مردانی میں میر صاحب کی (نشست گاہ) میں تھا دالان کی ایک حصی میں دیوار سی لگی هوئي ایک گھرونچی هی جس پر گھڑی اور ایک تپائی پر چند کٹوری رکھی هیں، قالین پر محسن اور مطاور تکیه سی لگی بیٹھی هیں اور احمد حسین قالین کا ایک کونه دبائی چوکی کی پاس ایک نواڑ کا پلنگ هی جس کی سرهانی بچھونا لپٹا هوا رکھا هی، اوس سی تکیه لگائی رقیه خاتون بیٹھي چھالیه کتر رهي هیں، پائنتي کی جانب صغرا بیٹھي پان بنا رهي هی)

محسن

اماں جان، سعیده کھانا کھا کی کہاں غائب هو گئي؟

رقیه

اوسکا جي اچھا نہیں تھا، میں نی کہا جا کر ذرا آرام کری، مجھی اس لڑکي کي طرف سی بڑا اندیشه هی، سدا کی روگي هو گئي هی اور دن بدن گھلي جاتي هی اوسپر کبھی ایسي هی که دن بھر میں ایک آدھ باتیں کرتی هی اور اپنا حال کسي کو نہیں بتاتي

صغرا

میں تو تھوڑی دن سی یہہ بات دیکھتي هوں، چچا میاں کي زندگي تک یہي سعیدہ بلبل کي طرح چہکتي تھی

محسن

آپ کو اوس کي غذا کي طرف خاص توجه کرنا چاهئی، عورتیں عموماً مردوں کی کھلانی کی اهتمام میں اسي لگی رهتي هیں که اپنی کھانی کی اونھیں مطلق پروا نہیں هوتی، خراب اور ناکافی غذا نه صرف جسم کو توڑتي هی بلکه مزاج کو بھی بدل دیتي هی

احمد حسین

محسن میاں، یہه سچ هی لیکن سب سی زیاده ضروري یہه هی که اوسکي شادي کردي جائی

محسن

مجھی بھي آپ سی اتفاق هی

رقیه

هاں جواد کي ماں کا بھي اصرار هی که جلدي کرنا چاهئی، اب تم لوگ سوچ سمجھه کي تاریخ مقرر کرو۔

محسن

کیا حواد والي نست اب تک قائم هی؟

رقیه

اي اور نہیں کیا۔ شریفوں میں کہیں سدهي سدهائي نسات چھوٹتي هی؟

محسن

هاں ملا سب نہیں چھوٹنا چاهئی لیکن حب معلوم هو گیا که حواد کي ماں نی اوں کي پہلي شادی پوشیده رکھي تهی اور حائداد کی معامله میں دروع نافي کی تهي تو آپ پر اوس نست کي پانندي کب رهي

رقیه

میاں تم بچی هو ، شادي بیاه کی معاملی میں لوگ سچ نہیں بولا کرتی، یہه تو بیو پار هی۔ هر شخص اپنی مال کی سچي جھوٹي تعریف کرتا هی، یہه سچ هی که حواد کا بیاه ایک بار هو چکا هی لیکن حب بیوي مر گئي تو وه قصه ختم هوا۔ رهي حائداد۔ تو چوده هزار سال جهوٹ سہی مگر دو هزار کی قریب تو حواد کو اپني نانی سی ضرور ملی گي، پهر یہه دیکھو که ایسا خاندان کہاں ملی گا اصل سادات جسکی سات پیڑهي میں غیر ذات کا میل نہیں۔

محسن

اماں حان، آپ سعیدہ کي چچي ھیں، آپ سی بڑھہ کر اوس کا حیر خواہ کوں ھو سکتا ھی، لیکں حب آپ میری رائی لیتي ھیں تو محھہ پر فرص ھی کہ اپنا سچا حیال طاھر کروں میں محمد جواد کو ھرگر سعیدہ کا شوھر ھونی کی قابل نہیں سمجھتا۔ اول تو عمر میں تفاوت ریادہ ھی، دوسری حواد کي علمی قابلیت اور دماعی تربیت بہت کم ھی، بلکہ بیچارہ عقل بھی واحي ھي واحي رکھتا ھي۔ تیسری کسي اچھی عہدی پر مامور نہیں ھیڈ مدرسوں کا گرید بہت کم ھی، صلع کی در بار میں بھي نہیں حانی پاتی

صغرا

اور صورت شکل کی بھی صاحبرادی اچھی نہیں ھیں۔ سباھی طباق سا چہرہ ھی اور چھوٹی چھوٹي آنکھیں

رقیہ

بہہ تو تم دونوں ربردستی کي باتیں کرتی ھو، میں نی کئي بار ڈیوڑھي سی حھانک کر حواد کو دیکھا ھی اللہ رکھی پچیس کی لگ بھگ ھی اور اچھی خاصي آدمیوں کي سي صورت ھی

اور یہہ کیا کہا کہ قابلیت نہیں ہی، گیارہ مدرس اور ڈیڑہ سولڑ کی نوں هي خواه مخواه اونکی تحت میں هیں؟ رها دربار تو قصاني لوگ کب دربار میں جایا کرتی هیں - اور یوں جواد میاں کو بار سال مردم شماري کی کام کی صلی میں تحصیلدار صاحب نی اپنی هاتهه سی سند دي تهي جس پر کلکٹر کی دستخط تهی

محسن

آپ دونوں متفق هیں جو کچهه کہا هي فضول هی، لیکن میري نظر میں تو کسي طرح یہہ شخص نہیں جچتا، کیوں بهئي منظور تم کیوں چپ هو؟ تم بهی تو اپنی رائي ظاهر کرو

منظور

مجهی رائی دینی کي کوئی ضرورت نہیں - میں اس بحث هي کولغو سمجهتا هوں

رقیه

تم تو دنیا بهر کي باتوں کو لغو سمجهتی هو - عجب خدا کا بہن کي شادي کي باتیں هو رهي هیں اور صاحبزادی اونهیں لغو بتاتی هیں

منظور

شادي کي باتيں مهمل نهيں مگر حس طريقه سی آپ اس کا فيصله کرنا چاهتي هيں وه مهمل هي

رقيه

اور کون سا اىر کها طريقه فيصله کرنی کا هی؟

منظور

وه يهه هی که حس کي شادي هی وه حود فيصله کری۔

رقيه

لس رهی دی لڑکی۔ ميں يهه نی شرمي کي باتيں نهيں سننا چاهتي۔ حاکر اپنی اسکول ميں تقريريں کر، شريفوں کی گهر ميں۔

محسن

نهيرنئی اماں حاں، آپ تو حفا هو حاتي هيں درا مجهی کوشش کرنی ديجئی که مياں منظور کو سمجهاؤں (منظور کي طرف مخاطب هوکر) اس سی تو هر روشن حيال آدمي کو اتفاق هی که لڑکی لڑکي کی شادي اون کي رضامندي سی کرنا چاهئی، اون کی طبعيت کی حلاف اونهيں مجبور کرنا سخت ظلم هی۔ لیکن اون کی لئی بر ڈهونڈهنا تو والدين هي کا کام هی کيونکه شادي

سی پہلی نہ تو لڑکا لڑ کي ایک دوسری کو دیکھہ سکتی ہیں اور نہ بلا واسطہ کوئی رائی قائم کر سکتی ہیں

منظور

یہہ کیا کم ظلم ہی کہ دولہا دلہن شادي سی پہلی ایک دوسری کو دیکھہ نہ سکیں

محسن

اچھا تو یہہ کہئی آپ بھي شیخ جي کی طرح پردی کی بھي مخالف معلوم ہوتی ہیں

منظور

بیشک ہر صحیح عقل کی آدمي کی لئی پردی کا مخالف ہونا ضروري ہی

رقیہ

(محسن سی) دولہا میاں اب مجھہ سی صبر نہیں ہو سکتا، تم دونوں باہر سدھارو، وہاں شوق سی بحث کرنا تم کو اصل معاملہ نہیں معلوم۔یہہ سب بحث مباحثہ ہي میاں محمد علي کي خاطر

منظور

اماں جاں، سچ پوچھئی تو آپکو اصل معاملہ معلوم نہیں

کہی والا یہہ کہہ سکتا ہی کہ حواد سی سعیدہ کي شادي کی اصل محرک لاله سیتارام ہیں

رقیه

کہی والی کا کلیحه اور تم کو کیا کہوں۔ بهائي مرحوم کا حیال کر کی رہ جاتي ہوں (محسن سی) دولها میاں تمهیں فرصت ہو تو سہ پہر کا ناشتہ بهي آح گهر میں کرنا، اوس وقت تم سی باتیں کروں گي۔ساري دنیا بکی حائی، محهی دره برابر پروا نہیں ہی۔میں نی حودل میں ٹهاني ہی وہ کر کی رہو نگي (محسن اور منظور او ٹهہ کهڑی ہو تی ہیں)

محسن

آداب عرض ہی

رقیه

حیتی رہو

منظور

تسلیم عرض ہی چچي حاں

(رقیه منهه پهیر لیتي ہی دونوں باہر چلی حاتی ہیں)

تیسرا سین

(میر صاحب کی نشستگاہ کی دالان میں چوکی پر شیخ
کرامت علی اور محمد جواد آمنی سامنی بیٹھی ھیں
جہاں ڈیڑہ گھنٹہ پہلی سامعین بیٹھی تھی ۔ حقی کا دور چل رہا ھی)

جواد

کیا آپ سمجھتی ھیں کہ میں اپنی اولاد کی پڑھائی کی نوکری
خوشی سی کرتا ھوں ۔ بہتی ہوا ابتدا ھی کی زبردستی سمجھتی
کہ انھوں نی سعی سفارش کر لی تھی ۔ اس بار میں بہت ادنا
مجھی تو بچپن سی حدیث خوانی سکھائی گئی تھی ۔ اس میں
یہہ خصوصیت ضرور تھی کہ مرثی کی آدھی یاد نہیں رھی تھیں ، مگر
ایسی ویسی مجمع میں تو وہ وہ پڑھتا تھا کہ صلوات کی نعری
سی آسمان ھل جاتا تھا " چاست دیا جاندا کی لہمہٗ و برانہٗ "

شیخ جی

آپ کی وہ ابتدائی تعلیم ھرگز بیکار نہیں گئی ، میں نی
آپکو پڑھاتی ساتھی انڈس پڑس ریڈر کو بھی آپ خاص لب
ولہجہ اور جزر و مد سی پڑھتی ھیں خصوصا جون عمہ تو اس جان
فرسا الحان کی ساتھہ ادا کرتی ھیں کہ مجلس عزا کا سماں یاد آتا ھی

اوررقت بھي آپ کی درجی میں کافي ھوتي ھي اور نہایت حلوص سی

محمد جواد

شیخ جي آپ تو معلوم ھوتاھي مذاق کرتی ھیں

شیخ جي

ھاں یہہ میري بڑي بری عادت پڑگئي ھی تمھاری ایسی متین آدمي کودیکھہ کی خواہ مخواہ مذاق کرنی کوجي چاھتاھی، اوریوں بہي میں ظرافت کواچھا سمجھتا ھوں بشرطیکہ اوس کی اندر بھي کچھہ ھو

(منظور اورمحسن داخل ھوتی ھیں)

محسن

اصل میں اندر عورتوں کی سامنی یہہ بحث چھیڑنی کا موقعہ نہ تہا ، اب یہاں اطمینان سی بیٹھہ کر باتیں ھوسکتي ھیں

منظور

محض بیکارھی، آپ لوگوں سي بحث کرنی سی کوئي فائدہ نہیں

شیخ جي

کیوں خیر توھی کا ھی کي بحثا بحثي ھی ؟

شمس

مجھ‌سی اور مسطورسی پردی کی مسئلی پر بحث ہونی والي تھی
که اماں جاں نی دونوں کو نکال دیا

سنجی

خیر پردی کی برکت سی آپ کو مردانی میں تو امن نصیب ھی
یہاں بیٹھه کر زباں آزمائي کیجئی

شمس

(مسطورسی) تم جانتی ہو که میں مذھبي آدمي نہیں ھوں
اور پردی کی حمایت بھی مذھب کي بناپر نہیں بلکه معاشرتي
اور اقتصادي وجوہ‌سی کرتا ھوں ایک طرف تو ھنگامهٔ زندگی کی
جسماني اور اخلاقي خطرات‌سی صنف نازک کو محفوظ رکھنی کی
لئی پرده ضروري ھی دوسري جانب امور خانه داري کا انجام
دینا جو عورت کي قدرتي صلاحیت کو پیش نظر رکھتی ھوی تقسیم
محنت کی اصول پر اوس کی حصی میں آتا ھی یکسوئی کي ساتھه
اوسي وقت ممکن ھی که وه گھرکي چار دیواري کواپني دنیا سمجھی

محمد جواد

اس میں کیاشک ھي که «نه هرزن زن است و نه هر مرد مرد»

مصور

حی درست دی ، هنگامهٔ هستی انساهی مدهم هوهی که اوسکی
صدا کر آ بکی حار دیواری رو ٹ لگی اور اوسکی جسمانی اور
احلاقی حطرات اسی سی کم ہیر تو هیں که آ بکی چلمن سی
ٹکرا کی واپس حائنگی ای حساب یهه آندهی کسي کی روکی رکی
والی نهیں اور مرض محال باهر سی آنی والی نکولوں کو آپ نی
روک بهی لیا تو حو کهر کی اندر وهیں کی حاک سی اوٹهتی هیں
اونکی لئی کیا کیجئی گا ، اگر آپ انصاف سی کام لیں تو تسلیم
کرنا پڑیکا که رندگی کی مشکلات اور حطرات حرم سرا کی
اندر بهی هوتی هیں البته اون سی مقابله کرنی کي قوت نہیں
هوتی رهی امور حانه داری ۔ تو یهه کہنا اور بهي اندهیرهی
که پردی میں بیٹهه کر یهه امور بهتر طریقه سی انحام دئی
حاسکتی هیں بیشك تدبیر منزل کا مرکز گهرهی ، لیکن یهه
مرکز محائی حو دلی معني هی اگر اس کی گرد ایک دائره دنیائی
معیشت کانه کهینچا حائی اور مرکز نشین دات پوری دائری پر
حاوي نه هو

محسن

یہی دلائل میم صاحب پردی کی حلاف بحث کیا کرتي هیں
میں اون نهیں تو حواب نهیں دی سکتا لیکن تم کو دیتا هوں که

گھر کی مرکز کی گرد نڑاسا دائرہ سا کی یورپ کي عورتوں
نی حو بیچیدگیاں تمدن میں پیدا کردي هیں وهي تمهاری یہاں
بسدا هو حائیں گي

محمد جواد

حی هاں اور چیں کو دیکھتی ـ وهاں عورتوں کی پیر دبادبا
کی چھوٹی کردیتی هیں

مسطور

(محسن سی) تمهاری دماع پرتو یورپ مسلط هی تمهاری
نردیک اصلاح کی لئی قدم اوٹھانا صرف اوسي راسته پر ممکن
هی حسں پر یورپ چلتاهی میرا یہه منشاء نہیں هی که هم
یورپ کي مثال کو سامی رکھه کر اوس سی فائده نه اوٹھائیں
یا عبرت نه حاصل کریں لیکں همیں ممالک یورپ اور هندوستاں
کی فرق کو نہیں بھولنا چاهئی تم کو شائد یہه معلوم نہیں
که یورپ میں پرده پہلی بھی نہیں تھالیکں حں پیچیدگیوں کا
دکر تم کرتی هو یہه زمانۂ حال میں پیدا هوئي هیں ـ یورپ کی بعص
عورتیں دائری میں نقطی تک حطوط کھیںچنی پر اکتفا نہیں کرتیں،
بلکه چاهتي هیں که مرکز اپني حگه سی هٹ حائي ظاهر هی
کــه پوری دائری کي شکل بگڑ حائی گی ـ بالفاظ دیگر بعص
عورتوں کا یہه حیال هی که اون کي زندگي کا مقصد اصلي صرف

گھر کو گھر بنانا اور مردوں کو آدمي بنانا نہیں ہے، بلکہ وہ زندگي کي تمام شعبوں میں مردوں کی طرح کام کرسکتي ہیں لیکن یہ دعوی گویا فطرت کی خلاف پیام جنگ ہی اور زندگي شاہد ہی کہ سوائی اون پیشوں کی جو امور خانہ داري اور تعلیم و تربیت سی زیادہ بُعد نہیں رکھتی اور کسي میں عورتیں مردوں کي طرح کامیاب نہیں ہوتیں اور تجربہ اون کو بہت جلد سکھادی گا کہ وہ غلطي پر ہیں خیر یہہ دوسري بحث ہی، مگر اس میں ذرا بھي شبہہ نہیں، کہ یہہ مشکلات یورپ میں وہاں کی مخصوص تاریخي، معاشرتي، اقتصادی حالات کي بناپر پیدا ہوئي ہیں اور ان کا پردہ نہ ہونے سی لازمي تعلق نہیں ہی، چودہ صدي سی پہلی کي صدیوں میں یورپ کو دیکھئی ـ پردہ وہاں نہیں تھا لیکن عورتیں گھر کو اپنا مرکز سمجھتي تھیں ـ اب بھی جو ممالک اور طبقات سرمایہ داري کی زہریلي ہوا سی، مقابلۃً بچی ہوئی ہیں اون میں یہہ خرابیاں نہیں ہیں ہندوستان کي اور قوموں کو جن کي عورتیں پردہ نہیں کرتیں دیکھئی ـ کیا اون کی گھر برباد ہوگئی ہیں یا امور خانہ داري کو مرد انجام دیتی ہیں ـ

محسن *۶

خیر اگر تھوڑي دیر کی لئی یہہ مان بھي لیا جائی کہ پردی کی

نوٹنی سی وہ نظام معاشرت جو « خاندان » کی نام سی موسوم
ھی برباد نہ ھوجائیگا تو بھی اسکا کیا جواب ھی کہ ھندوستان
میں مختلف مذاھب اور مختلف نسلوں کی لوگ رھتی ھیں جو
ایک دوسری پر اتنا اعتبار نہیں کرسکتی جتنا یورپ والی ایک قوم
ھونی کی سبب سی کرتی ھیں

مطور

تمھاری اسی آدمی کو ایسی مہمل بات نہیں کہنا چاھئی میں
ابھی کہہ چکا ھوں کہ ھندوستان نے اور قوموں میں بالعموم
عورتیں پردہ نہیں کرتیں ۔ وہ ایک دوسری پر اور مسلمانوں
پر کیوں اعتبار کرتی ھیں ، اور اون کی اعتبار کرنی سی کیا
خرابیاں پیدا ھوئی ھیں جو مسلمانوں کو اون نے تقلید کرنی
میں عذر ھو ؟

محمد جواد

تقلید تو سوائی مجتہد صاحب کی اجازت کی کسی کی جائز نہیں ۔
واللہ اعلم بالصواب

محسن

لیکن تم یہہ تو دیکھو کہ ھماری عورتیں خود جو پردی سی
نہیں نکلنا چاھتیں اونھوں نی اتنی دن کی تجربی سی اپنی گھر کی

اندرره کر کام کرنا اور صبروقناعت کی ساتهه هنسي خوشي اپني
زندگي کی دن کاٹ دینا سیکهه لیاهی اور اب نہیں یہه طرز
زندگي چهوڑنی میں سخت دشواري هو گي

مسطور

هاں اس میں مجهی تم سی اتفاق هی ـ بی شک عادت نی
هماري عورتوں کواسي قدر بی حس سادیا هی که وه زندگي کي
بہترین نعمتوں هوا اور روشني سی بی نیاز گهٹ گهٹ کر اور دق
او رسل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتي هیں اور اون کی لب
پر کبهي شکایت نہیں آتي لیکن کیا اس سی تم کسي مرض کي اچهائي
ثابت کرسکتی هو که مریض صبر و قناعت کا مجسمه هی ؟ جن
عورتوں نی کسي قدر تعلیم پائی هی اگر تم اونہیں اظہار رائی
کا موقعه دو اور سوسائٹي کی جبرو قہر میں ذرا تخفیف هو توتم
دیکهو گی که عورتیں گهر کي چاردیواري سی نکلنی کی لئی کس قدر
تڑپتي هیں

محسن

بهئي میں اپني بات کي پیچ کی لئی نہیں بلکه ایماں سی کہتاهوں
که جہاں تک میرا تجربه هی شرفا کي عورتیں پرده توڑنا نہیں
چاهیں ـ

ماطرحي آپ مالکل بحا کہتی ھیں، اسی سال شروع حاڑی میں یہ حکم سرکار میں نی اضافۂ تعداد طالب علماں سوائی کی لئی قصہ کادورہ کیا اور درواری درواری پھرا بیچ قوم کی لوگ دو دو روپئی کی لالچ میں راضی ھو گئی لیکن شرفاء میں بعض بعض نی تو پچاس بلکہ سو روپئی مانگی اور بعض نی صاف انکار کیا « صلاح کار تحا و ہیں حراب تحا »

محسن

شیخ جی آپ تو پردی کی بڑی مخالف ھیں، آپ نہیں اچھہ بولتی ؟

شیخ جی

بھائی میں کیا بولوں: آپ لوگوں نی ابتداھی سی مذھب کو بحث سی حارح کردیا ھی ـ میں ٹھہرا بڈھا آدمی اور مسلماں ـ میرادار مدار مذھب پر ھی

حواد

ھائیں شیخ جی، آپ اور مذھب ـ آپ حوش ٭٭٭ قائل نہیں حدا کو مانتی ٭٭، اور ٭٭، ٭٭، مذھب پر دار مدار ھی ـ

محسن

هاں صاحب یہہ تو میري سمجھه میں بھی نہیں آتا میں تو آپ کو اب تک معقول پسند سمجھتا تھا

شیخ جی

آپ کا اسمیں قصور نہیں ھی آپ نی جو معنی مذھب کی سمجھی ھیں اوسکی مطابق میں مذھب سی کوسوں دور ھوں .

محسن

آخر آپ کی نزدیک مذھب کی کیا معنی ھیں

شیخ جي

کیا مختصر سا سوال جناب نی کردیاھی ایک تومیں یوں ھي کیا کم نکي ھوں دوسری آپ بات وہ پوچھتی ھیں جسکي حقیقت کا تعین الفاظ میں نا ممکن ھی اور جوایک نقطی کي طرح ھی جسکی گرد خیال پھرتا ھی لیکن اوس تک نہیں پہونچ سکتا . اس لئی ظاھر ھی که اس کوشش میں جتنا بھي وقت صرف ھو کم ھی خیر اسوقت مجھی وہ تقریر یاد آ گئي جو مجھه سی اور اوس عجیب و غریب پیر مردسی ھوئي تھي جسکی ساتھه میں نی تمام ھندوستان کاسفر کیا تھا اوس نی مذھب کي جو تعریف کي تھي اوسی میں اپنی الفاظ میں بیان کرتا ھوں تا که

سردست بحث کي سا قائم هوسکی، کیونکه هر مسئلی کی متعلق میں صرف مذهب کی نقطهٔ نظر سی رائی دی سکتا هوں یهه بهر کهی دیتا هوں که یهه الفاظ مذهب کي ماهیت کو کسي طرح ظاهر نهیں کرسکتي، البته اگر سننی والا یهه پر اثر کلمے پهلی سی دل میں رکهتا هی تو ممکن هی که وه اس بگڑی هوئی تصویر میں اصلیت کي خط و خال پهچان لی

سنئی ـ قلب انساني گویا گوں جذبات کا جلوه گاه هی جنمیں سی هر ایک کسي خاص چیز کی ادراک یا خیال سی بر انگیخته هوتا هی، کوئی چیز هماری دل میں خوشي پیدا کرتي هی، کوئی غم، کوئي نفرت، کوئي محبت، لیکن ایک جذبه ایسا هی جسکی موضوع کا معین کرنا هی نهیں بلکه اسکي نوعیت کا بیان کرنا بهي مشکل هی یهه جذبه شاذ و نادر هي مشتعل هوتا هی، لیکن جب هوتا هی تو هماری ساری وجود پر چها جاتا هی اوس وقت هماری دل پر زندگی کا بوجهه هلکا هو جاتا هی اور معلوم هوتا هی که ساري کائنات بجلي کي لهر کي طرح هماري روح میں دوڑ گئي عام لوگوں پر اسکا اثر محض آني اور بهت هلکا هوتا هی، اور وه نه تو اس واردات کو خود سمجهه سکتی هیں نه الفاظ میں بیان کرسکتی هیں لیکن بعض برگزیده ذاتیں اس جذبی کي حرارت کو اس درجه تک محسوس کرتی هیں که وه اس سی عالم معني اور عالم صورت میں شمعیں روشن کردیتي هیں

جسکي روشني میں (ان مقدس لوگوں کي بدولت) دوسری بھي زندگي اور کائنات کو دیکھه اور سمجهه سکتی هیں اورحرن کي گرمي سی خود اپنی قلب کي حرارت کوتازه کرسکتی هیں اسي ایک قندیل روشن کي تهی رسول هاشمي نی جسکي روشني سی دنیاتیره سوسال سی جگمگا رهي هی لیکن ایک تونتگ نظري اور تعصبات کی گرد اس قندیل پرجم گئی هی جس سی اوسکی روشنی ماند پڑ گئی هی، دو سری لوگ اس کی خارجي گرمي پر اکتفا کر کی خود اپنی قلب کي حرارت سی غافل هو گئی هیں تدسری سب سی بڑه کر مصیبت یهه هی که لوگوں نی اس کی نور کودیکهنی کی لئی ساري دنیا کي طرف سی آنکهیں بند کرلی هیں چنانچه شمع کی روشن کرنی والی کا مقصد که اسکی روشني میں جہان اور کائنات کو دیکها جائی فوت هو گیا هی بلکه کہنی والا چاهی تو یهه کہه سکتا هی که جس شخص نی اس شمع کی گرد کي فضا کو نهیں دیکها اوس نی گو یا خود یهه شمع نهیں دیکهي

محمد جواد

شیخ جی میري خطا معاف کیجئی که میں اپکو لامذهب سمجها تها آپ نی اس وقت وه وعظ کہا هی که سبحان الله۔ مگر پیچیده بهت تها میں نی اگرچه سکندر نامی بک پڑها هی لیکن

سوائی اسکی اور کچھه بہیں سمجھا که محفل میلاد اور شمع کي روشني کاد کرتا ۔ بلغ االعلی بکماله ۔ کشف الدحا بجماله

محسں

اگر مدھب اساھی جیسا آپ نی کہا تو بہت اچھي چیز ھی ، ایکں پردی کي بحث سی اس سی کیا تعلق ھی ؟ ۔ عورتوں کو پردی میں بیٹھه کر مدھي کتابوں کی بڑھی سی تو کسي نی بہیں روکا

سسٹح حی

پردی سی اسکا بہت گہرا تعلق ھی مجھی پردی سی بڑي شکایت یہه ھی که اوس نی عورتوں کو مدھب کي تکمیل سی بار رکھاھی میری حیال میں عورتیں مردوں کي طرح ، بلکه شاید مردوں سی ریاده یہه صلاحیت رکھتي ھیں که سمع مدھب کی بور سی موحیات اور کائنات کا نطـاره کر کی اسکی حرارت کو حواس طاھري اور باطني کي مدد سی حذب کرلیں اور اس طرح اوس حقی آگ کو پھر مشتعل کریں حو مدھب کي اصل اور رندگانی کامدعاھی لیکں حہالت کاحدا برا کری حس نی عورتوں کو اوس قید فرنگ میں ڈال رکھاھی حہاں وه میاں مسطور کی الفاط میں لـیکں دوسری معی میں روشني اور ھوا کي آرزو میں تڑپ ترپ کی حاں دیتي ھیں آپ نی بحا کہا که بعص گھروں میں حہاں عورتوں کر تھوڑا بہت لکھی بڑ ھی کی احارت ھی

وہ مذھبي کتابیں پڑہ سکتي ھیں ، لیکن عزیزمن مذھب کا جو مختصر ساخاکہ میں نے پیش کیاھے اوس سے معلوم ھو گیا ھو گا کہ یہہ کتابوں میں بند ھونے والي چیز نہیں ھے یہہ وہ چیز ھے جو تمام عالم پرطاري اور تمام زندگی میں ساري ھے اور جس کے احاطہ کے لئے انسان کو لازم ھے کہ زمان ومکان کے بڑي سے بڑی وسعت میں جواوس سے میسر آسکے،ہر چیز کو اوسي خاص روشني میں جس کاذکر ھو چکاھے دیکھے ، پرکھے ، سوچے اور اگر ممکن ھوتو سمجھے

محمد جواد

واہ صاحب ـ کہاں مذھب کاذکر تھا کہاں

منظور

شیخ جي میں چاھتا ھوں کہ اب یہہ سلسلۂ گفتگو ختم کیاجائے آپ کي تقریر سے کے بعداب دوسروں کاھر لفظ مجھہ پر گراں گذرے گا

شیخ جی

ھاں بھائي میں بھي شل ھو گیا بولنے کی طاقت نہیں اب ذرا جاکرارام کروں گا (اوٹھہ کھڑی ھوتی ھیں پردہ گرجاتاھے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

(ایک چھوٹا سا کمرا حس میں صرف ایک دروازہ ھی اور
دو روش داں آدھی کمری کو انک چارپائي گھری ھوی ھی،
بقیہ حصی میں انک چھوٹي سي چوکي ھی حس پر بی ترتیبی
سی حطوط اور دوسری چیزیں پڑي ھوئي ھیں ایک طرف
دیوار کی اندر ایک تین حانوں کی الماري ھی، ھر حانی میں
کتابوں کی ڈھیر ھیں دو کھونٹیوں پر دو اچکنیں اور ایک
عمامہ لٹکا ھوا ھی پلنگ کی پاس ایک تپائي پر چند دواؤں
کي شیشیاں، گلاس، تھرمامٹر وعیرہ رکھی ھیں دو کرسیاں
چارپائي کی پاس بچھي ھیں، ایک حالي ھی، دو سري پر مںطور
بیٹھا ھی شیح حي رصائي اوڑھی چارپائي پر لیٹی ھیں)

مںظور

حدا کا شکر ھی کہ آح بحار او تر گیا کل ڈاکٹر کھتا تھا
کہ اگر دودں اور یھي حال رھا تو بھت اندیشی کي بات ھی

سیخ حی

(بحیف آوار میں) ھاں بھائی کمبحت تپ بی علاوہ میري

هڈیوں کو پھونک ڈالی کی تم کو اور تمھاري بہن کو بہت تکلیف دي چھه دن سی تم دونوں کا سارا وقت میري پٹي کی پاس گذرتا ھی

مظور

نہیں شیخ جی۔ اصاف سی پوچھئی تو میں نی کچھه بھی نہیں کیا، ساری تیمار داري سعیده کرتی تھي میں تو بیٹھا ھوا کتاب پڑ ھا کرتا تھا

شیخ جی

یہه تیسرا موقع ھی که سعیده کي تیمارداري نی میری جان بچائی ھی (کچھه دیر کی بعد) خدا جانی کیا بات ھی که مجھی اس بیماري میں تمھاری والد مرحوم بہت یاد آئی تم دونوں کو اکثر میں شجاعت ھي کی نام سی پکارتا تھا تم سمجھتی ھوگی که میں ھذیاں بک رھا ھوں یا بخار نی مرحوم کي خیالي شکل میری سامنی پیش کردي ھی، لیکن واقعه یہه ھی که میں تم دونوں کو خوب پہچانتا تھا۔ پھر بھي جي یہه چاھتا تھا که تمھیں اسي نام سی پکاروں

(خادمه داخل ھوتي ھی)

حادمه

مسطور میاں چھوٹی ننا پوچھی ہیں که کوئي اور نه هو تو میں آؤں

مسطور

هاں کهدو چلي آئیں

شیخ جی

اچھا هی سعیده کو بھی آحانی دو آح میرانم دونوں سی کیچھه باتیں کرنی کو حي چاهتا هی

مسطور

مگر آپ کمرور بہت هیں، داکٹر نی کہا هی که زیاده باتیں نہیں کرنا چاهئی

شیخ جي

ڈاکٹر کا بہت بہت شکریه، مگر میں مجبور هوں ستر برس سی باتیں کرنی کي عادت پڑي هوئي هی
(سعیده داحل هوتی هی)

سعیده

آداب عرص هی شیخ جي ! کہئی اب طبیعت کیسي هی؟

شیخ جي

حتي رهو بٹي اب بالکل اچھا هوں البته بخار سی کشتي حتی لی بعد ذرا هانپ رها هوں

سعیده

یهه لیجئی آپ کی لئی تهوڑاسا انار کا افشرده لائي هوں اسی پي لیجئی

شیخ جی

اچھا ذرا ٹهر کر پیو نگا، ابهی دوا پي هي اسی چوکي پر رکهه دو (سعیده پیاله چوکي پر رکهه کر دوسري کرسي پر بیٹهه جاتی هی)

سعیده

چچا جان نی آپ کا مزاج پوچھا هی۔ نماز سی فارغ هو کر خود بهي تشریف لائیںگی

شیخ جی

خدا اونهیں جیتا رکهی دنیا میں تم دونوں کی بعد اونکي ذات سي مجهی انس هی تمهاری باپ نی بستر مرگ پر اونهیں میري خبرگیري کي تاکید کي تهي، بیچاری کو اوس کا هر وقت خیال رهتاهی با وجودیکه خاندان میں عضو معطل هیں لیکن

حب کوئي میری مخالفت کرتا هی تو اوں سی نهیں سماجاتا
خدا کي شان هی۔ اپنوں نی میری ساتهه کیا کیا اور ایک غیر
شخص میری ساتهه کیا کر رها هی (کسي قدر وقفه کی بعد)
تم دونوں سی میں نی اپنی ابتدائي زندگی کا کبهی ذکر نهیں کیا۔
آج جی چاهتا هی که تمهیں اپني کهانی کهه سناؤں، به شرطیکه
تمهیں ناگوار نه هو

منظور

بهت شوق سی، مگر ڈاکٹر

سعیده

شیخ جي آپ ڈاکٹر کو نکی دیکهتی اور جي کهول کی باتیں
کیجئی مگر چپکی چپکی اور ٹهر ٹهر کر

شیخ جي

رسم کی مطابق میں بهي اپنی قصه کو غدر کی بعد سی شروع
کرتا هوں سنه اٹهاره سو انهاوں میں ایک دور ودراز قصبه
کی زمیندار کا اکلوتا لڑکا ستره برس کا تها یهه لڑکا قرب و
جوار میں شرارت اور شوره پشتي میں مشهور تها آم اور
امرودوں کی باغوں میں چهاپه مارنی اور اپنی هم عمر لڑکوں
کو مارنی پیٹنی میں اوس کا نظیر دور دور نه تها گاؤں کی
بڈهی اسکي حرکتوں کا ذکر سن کر مسکراتی تهی اور کهتی

تھی که اس لڑکی میں بچپن سی زمینداري کي شان هی (سعیده مسطور کي طرف دیکھه کر مسکراتي هی) مگر اس کي ایک بات سی، هر شخص خائف اور متردد تھا ــ اسی پڑھنی کا بہت شوق تھا حالانکه مولوي صاحب جو اوسکی پڑھائی پر نوکر تھی اور جنکي افیون اور حقه میں وه کبھی کوتا هي نہیں کرتا تھا اس کا اطمنان دلایا کرتی تھی که اوسی اس سی زیاده پڑھنی میں انہماک نہیں جتنا ایک زمیندار کی بچی کو هونا چاهئی مگر گاؤں بھر جانتا تھا که یهه قریب کی گوروں کي چھاؤني میں جاکر ایک بنگالي بابو سی انگریزي پڑھا کرتا هی

سعیده

اوس بنگالی کا نام مہندرا بابو تھا!

شیخ جی

اچھا، معلوم هوتا هی بخار میں یهه نام دوں میری زبان پر تھا جو اپنی باپ سی چھپا کر یهه لڑکا انگریزي مہندرا بابو سی جو بنگالي هونی کی سب سی جادوگر مشہور تھی، اور فارسي بطور خود پڑھا کرتا تھا اس سب سی لوگوں کو نه صرف اوسکي زمینداری بلکه اوس کی آدمیت میں بھی شبهه هونی لگا، یہاں تک که آخر میں بالکل ثابت هو گیا که یهه لڑکا دین ودنیا سی گذر گیا هی

مظور

کوں کیا اوس نی مڈل پاس کر لیا؟

شیخ حی

نہیں۔ اوس کا باپ اوس کي شادي ایک نہایت معرر اور امیر گھرانی میں کرنا چاھتاتھا، مگر اس بدنصیب نی انکار کردیا اور حب باپ نی تشدد کرنا شروع کیا تو بائیس برس کي عمر میں گھر چھوڑ کرتں بہ تقدیر نکل کھڑا ہوا

مظور

آفریں ھی اوس کي ھمت کو

سعیدہ

اوس لڑکی میں کیا حرابي تھي؟

شیخ حی

کوئي نہیں۔ ۔ ۔ ۔ اسکی کہ وہ دیوانہ تھي. حیر عرصی تک یہہ لڑکا ھندوستان ۔ ۔ ۔ اف حصوں میں مارا مارا پھرتا رھا اور زیادہ تر رھینا ۔ ۔ ۔ ی لڑکوں کي اتالیقي کرکی پیٹ پالتا رھا اس نوکري میں اوسی ھر طرح کا آرام تھا، اعلی درحی کی خدمتگار کي حیثیت سی ھر حاندان میں رھتا تھا، کھانی کپڑی کی علاوہ آٹھہ آنی سی لیکر دو روپیہ مہینی تک

تنخواه ملتي تهی اور کام کچهه نہیں تها مگر مراق کا خدا بهلا کری اس شخص کوسب کہیں شہرکا اندیشه لگارهتاتها ـ کہیں زمنداروں کي جہالت سی نالاں تها، کہیں کا شتکاروں کی ساتهه اونکی ظلم کا شاکي باره تیره برس کي گردش کی بعد یہه شخص ایک ایسی خاندان میں پہوںچا جو اوسی ہر طرح سی پسندتها اور اوسکی سپرد ایک بچه کیا گیا جسکا سا ذهین اور هونہار شاگرد اس معلم کو کبهي نہیں ملاتها

سعیده

اوس زمانی میں کیا عمر تهي ابا جان کي ؟

شیخ جي

دس سال کي اوس لڑکی کو پڑهانی میں اتالیق کو معلوم هوا که معلمي کیسا دلفریب پیشه‌هی عنچه کوکهل کرپهول بنتی هوئی دیکهی سی اور اوسکي شمیم نسیم صحري کي مددسی سونگهي سی باصره اورشامه کووه فرحت نہیں حاصل هوتي جوایک ننهي سي جاں کو اپنی ماحول میں پهیلتی اور بڑهتی هوئی دیکهی سی اور اوس میں معاوں هونی سی روح کو حاصل هوتي هی قصه مختصر اب اس اتالیق کو زندگي کا ایک مصرف مل گیا شاگردکی خداداد جوهر شفیق استادکي مددسی خوب چمکی لڑکی نی اسکول کي پڑهائي کامیابي کی ساتهه ختم کي ‘

کالج میں داخل ہوا اور وہاں بھی اپنی قابلیت کا سکہ طالبعلموں کی دنیا میں جما دیا

مسطور

میں نے بعض دشمنوں کی زبانی سنا ھی کہ کالج میں اس لڑکی کی زندگی عیوب اور نقائص سے بری نہ تھی

سیٹھ جی

بڑی بچی لکھنے میں غلطیاں کرتی ہیں فرض کرو کوئی اس بچی کو اٹھا رکھیں اور جب یہہ بچی پڑھ لکھ کر فاضل ہو جائیں تو اونھیں اونکی غلطیاں دکھا کر شرم دلائیں ۔ ایسے شخص کو میں اون لوگوں کی مقابلے میں کم احمق اور بد ناطر سمجھتا ہوں جو ایک پسندیدہ سیرت کی مالک کو اس کا اون خطاؤں کا طعنہ دیں جو اوس سی آدمی بننے کی کوشش میں سرزد ہوئی تھیں ۔

مسطور

آپ تو اپنی کہانی کہئے اور اس ذکر کو چھوڑئے

سیٹھ جی

لڑکی نے کالج سے اعزاز کے ساتھہ سند حاصل کی اور اوسے حوصلہ پیدا ہوا کہ یورپ میں جا کر مزید تعلیم حاصل کرے

اور اپنی زندگی کو علمی کاموں کی لئی وقف کردی لڑکی کی خاندان کو اوسکا اسکول اور کالج میں جانا هي نا گوار گذرا تها، یورپ کی نام پر تو قیامت هي برپا هوگئي لیکن لرکا اسي دهن کاپکا تها اوس کا عزم ساري مخالفتوں پر غالب آیا، اور اوس نی یورپ کی راه لی استاد پر عزیز شاگرد کي روانگي کی بعد زندگي دو بهر هوگئي اگرچه اب اوسی اتالیق کي حیثیت سی بهت شهرت حاصل هوگئی تهی اور گرد ونواح کی اکثر رئیس اپنی لرکوں کي تعلیم اوسکی سپرد کرنا چاهتی تهی لیکن اوس نی سب سی انکار کیا آخرحب اوس نی دیکها که کسي کام میں جي نہیں لگتا تو وحشت کی هاتهوں مجبور هو کر یهه دل میں ٹهان لي که همالیه پہاڑ پرجاکر اپني زندگی کوه نوردي اور دشت پیمائي میں گذاری چنانچه ایک دن صبح تڑکی اوس نی اپنی اسباب میں سی دو جوڑی کپڑی لیکر ایک گٹهري میں باندهی اور پیٹهه پر رکهه کر نکل کهڑا هوا

اوسی منزل به منزل سفر کرتی هوئی دس باره دن هوئی تهی که راه میں اوسی ایک پیر مرد ملی جو زبردستي اوسکی رفیق سفر بن گئی ابتدا میں تو جوان اتالیق کوشش کرتارها که اس بڈهی سی کسي طرح پیچها چهڑائی، لیکن ایک طرف تو اوسکي وحشت آهسته آهسته کم هورهي تهي دوسری اوسکی ساتهي کا اثر اوس پر نی اوس کی محسوس کئی هوئي پڑ رها تها

نتیجه یهه هوا که چند روز کی بعد دونوں میں گهری دوستي هوگئي اور همارا اتالیق اپی پہلی ارادی کو ترک کرکی پیر مرد کی ساتهه عرصهٔ دراز تک سفر کرنی کی لئی راضي هوگیا پیر مرد نی اوس سی یهه شرط کي که پہلی دونوں کوه و صحرا کا خیال چهوڑ کر بستیوں اور شہروں کی سیر کریں ، اوسکی بعد اگر جواں کو همالیه پرچڑهنی کي هوس باقي رهي تو پیر مرد بهي اوس کا ساتهه دی گا

سعیده

خوب شرط کی پیر مرد نی — میں بهی هوتي تو یهي کرتي

شیخ جی

چار برس میں ان دونوں نی سارا هندوستان پورب سی پچهم تک اور اوتر سی دکهن تک چهان ڈالا اس سفر میں اونهوں نی لهراتی هوئی دریا، شاداب وادیاں، لہلہاتی هوئی کهیت دیکهی اور فاقه کش مرد ، بی زبان عورتیں اور بیمار بچی اونهوں نی سر به فلک محل اور عالیشان مکان دیکهی اور اون کی جاهل اور عشرت پسند مکیں ، عرش رفعت مسجدوں اور مندروں کو دیکهه کر اونهیں خدا یاد آ گیا اور ایماں سی خالي عابدوں اور پجاریوں کو دیکهه کر اونکی دل ٹوٹ گئی دلہر ستر میں اور بدبخت انسانوں ، قاتل وجرم پیشہ اور شرمناک حال ،

اں نظاروں اور روشن ضمیر پیر مرد کي صحبت کا اتالیق پر عجیب
اثر پڑا اوس کي طبیعت کي بی چیني اور بی مرکزی کافور ھو گئي
اور اوسکا دل ایک نئی دردسی معمور ھو گیا جو صحرا نوردي
کانہیں بلکہ آبادي میں رھی کا، ھمالیہ میں جا کر خود کو کھودنی
کانہیں بلکہ انسانوں سی مل کر اپنی آپ کو پالنی کا متقاضي تھا
پیر مرد تو اوس سی رخصت ھو کر اپنی دائمی سفر پر پھر روانہ
ھو گئی اور وہ اپنی شاگرد کی واپسي کی خبر سن کر اوس کی
گھر پھونچا تا کہ اوسی اپنی نئی جذبات و خیالات کا شریک بنائی
یہہ اتفاق دیکھو ۔ اودھر شاگرد بھی یورپ سی وھي چوٹ
لی کر آیا تھا جو استاد نی ھندوستاں میں کھائي تھي اوس نی
یورپ میں اپنا وقت شکار نہیں کھویا تھا بلکہ وھاں کی تمدن
کا نہایت غائر نظر سی مطالعہ کیا تھا لیکن یہہ عجیب بات ھی
کہ اوسکي ظاھري آنکھیں جسقدر وضاحت سی یورپ کو دیکھتي
تھیں اوسي قدر اوس کي چشم بصیرت کی آگی ھندوستاں کی
اصلي خط و خال نمایاں ھوتی جاتی تھی ھندوستان کی اس نئی مرقع
میں اوسی بہت سی دردناک مناظر نظر آئی، لیکن سب سی زیادہ
قابل رحم اوس نی عورتوں کی حالت زار کو پایا چار برس کی
بچھڑی استاد و شاگرد ملی ' دونوں نی اپني اپني کہاني ایک
دوسری کو سنائي اور مضمون مشوری ھوئی جن میں شاگرد کی بیوي
بھي شامل ھوا کرتي تھی یہہ نیک بیوي کچھہ دن کی بعد ایک

بچه اور انک بچی چهور دیا مي جت هوئی مگر استاد اور شاگردی
اپنی زندگی کو عورتوں کی ازادی اور تعلیم کی لئی وقف کرنی
کا قصد کرلیا (ذرا ٹهیر کر) اسکی بعد کا قصه تمهیں معلوم
هی که کس طرح دونوں نی اپنی قوم کی تعصب اور جہالت کا
مقابله کرنا شروع کیا، یہاں تک که شاگرد که دوب دماسی گئی
گئی اور استاد کو پڑهانی کی هرگاه سی معذور کردیا

معذور

کاش هماری ملک میں اور چند افراد ایسی هوتی، کاش

سعیده

شیخ جی آپ پیاسی هوں گی، (پیاله اوٹها کر) لیجئی اور
پی لیجئی
(شیخ جی اوٹهه کر اندر ده پڑی هیں)

شیخ جی

بیٹی خدا تمهاري عمر میں برکت دی - آنکهیں کهل گئیں

سعیده

آپ کا قصه میں نی بهت جی سی سنا اس سی دل بهي دکها
اور خوشي بهي هوئي - آپ سی ایک بات پوچهنی کو جي چاهتا هی

شوق سی بوچھو شیخ حي

سعیده

آپ کی بردیک هم عورتوں کي حالت کبھی بدلی گي یا بهیں ؟

شیخ حي

بیٹي، میري عمر کا اور اس وقت کي حالت کا تقاضا تو یہه هی که لال بجھکڑ کي سي صورت بنا کر اور سر هلا کر کہوں که «مادا ازیں بتر گردد» لیکن نئي نسل میں تمهاری سي لڑکیاں اور تمهاری بھائی کی سی لڑکوں کو دیکھه کر مجھی امید هونی لگی کہ جلد اچھی دن آئینگی،

منظور

شیخ جي آپ کي محبت هی که آپ هم دونوں کي نسبت ایسی خیالات رکھتی هیں میں آپ کي تعریف کي دل سی قدر کرتا هوں، لیکن اس سی بھی زیاده احترام آپ کي تنقید کا میري نظر میں هی میں چاهتا هوں که اسي گفتگو کی سلسله میں آپ همیں اون خامیوں سی آگاه کردیں جو آپ کو هم لوگوں کی طرز عمل میں نظر آئیں

شیخ جی

میری حیال میں تم نوحوانوں میں دو نڑی نقائص هیں۔ ایک تو یہہ کہ تم لوگوں میں حوش عزم سی زیادہ هی، دوسری حسا تمهاری سوال سی ظاهر هو تا هی تم لوگ نکتہ چیني کو ضرورت سی زیادہ اهم سمجهتی هو

منظور

پهلا اعتراض تسلیم لکن دوسرا میري سمجهه میں نهیں آیا آپ کا ایسا سخت گیر ناصح نکتہ چیني کا مخالف کسی هو سکتا هی؟

سنخ جی

هاں میاں، میں بهي ایک زمانی میں زمان کي کاٹ کا بهت معتقد تها ، اوسي زمانی کي عادت پڑي هوئي هی دوسری نڑهاپي میں نسیار گوئي کی ساتهه ساتهه اعتراض کرنی کا مادہ بهی نڑه گیا هی، لیکن حس علطی میں میں متلا هوں اوس سی تمهیں نچا نا چاهتا هوں تمهاری حریف زیادہ تر نڈهی لوگ هیں اور یهی زیادہ تر تمهاری هدف ملامت هوتی هیں، لیکن انصاف سی دیکهو توان لوگوں پر اعتراض کرنا بالکل نجا هی انهوں نی اوس تاریک حیالي کی زمانی میں پرورش پائی هی جس کا تم آحکل کي بستي کو دیکهه کر بهی اندازہ نهیں کر سکتی، عادت نے او نکی حیالات کو راسح اور عمر نی قوائی

دهي کو فرسوده کردیاهی یهه نی چاری کسي طرح نئی
خیالات نهیں قبول کر سکتی چنانچه تمهاري نکته چلني علاوه
بیجا هونی کی لا حاصل بهی هی تمهیں چاهئی که جو وقت
مناظره میں صرف کرتی هو اوسی اور مفید کاموں میں
صرف کرو اپنی دوست محمد علي کو دیکهو۔ اگر چه اوسی
تمهاري سي دهانت اور جودت نهیں عطا هوئي هی لیکن اوسکي
تلافی قدرت نی قوت عمل سی کردي هی۔ بحث مباحثه، جهگڑی
بکهیری سی اوسی کوئي مطلب نهیں، خاموشي سی اپنا کام کئی
جاتا هی۔ گویا ایک بهاري بهرکم جهار هی جس پر طوفان
کا کوئي اثر نهیں هی، جو موجوں سی لڑنی کی لئی نهیں ٹهرتا
بلکه اونهیں چیر کر اپنا راسته بنا تا چلا جاتا هی

سعیده

سچ کهتی هیں آپ شیخ جي، میں بهی بهائي جان کو بهت سمجهاتي
هوں که چچي جان اور میر احمد حسین سی نه اولجها کریں

منظور

خیر احمد حسین تو خود مجهه سی اس قدر گهبراتی هیں که
جس کي حد نهیں۔ البته چچي جان سی نه اولجهنا بهت
مشکل هی مجهی یقین هی که اگر اونکی سامنی فرشتی تسبیح

و تہلیل کر رہی ہوں تووہ اون سی بہتہ لڑائی کا کوئی بہانہ نکال لیگی

شیخ جی

ہاں، وہ کہیں گی کہ بہت حوب وقت بدلا ہا دی ہم صرور مجھی کوستی ہیں

سعداد

(ہنس کر) شیخ جی اب آپ آرام کیجئی، کہیں پھر حدا نحواستہ طبیعت نہ حراب ہوجائی

مسطور

(اٹھ کر) ہاں اب ہم لوگوں کو رخصت ہونا چاہئی

شیخ جی

ذرا ٹھہرو تو، میں تم سی یہہ پوچھنا بھول گیا کہ پرسوں تم سی اور محمد علی سی کیا طی ہوا

مسطور

معاملہ قریب قریب تیارھی محمد علی تو آپکی رائی سی بالکل اتفاق ھی انشاء اللہ سب اوسی طرح ہوگا جیسی آپ چاہتی ہیں

سعیدہ

شیخ جی دعا کیجئی.

شیخ جی

دل و جان سی دعا کرتا ہوں.

(پردہ گر جاتاہی)

دوسرا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختوں کی سایہ میں، جہاں روز سہ پہر کو اون کي نشست ہوتی ہی، ایک تکیہ دار مونڈھی پر بیٹھی حقہ پي رہی ہیں اون کی پاس کرسي پر مسطور بیٹھاہی)

میر صاحب

بیٹا، تم جانتی ہو کہ میں گھرکي کسي بات میں دخل نہیں دیتا، مگر تمہاري بہن کي شادي کی معاملہ میں کچھہ ایسی پیچید گیاں پڑگئي ہیں کہ تم دونوں کي محبت مجھی خاموش نہیں رہنی دیتي مجھی معلوم ہی کہ تمہاري رائ محمدعلي کی ساتھہ سعیدہ کي شادي کرنے کي ہی، اوریہہ بھي جانتاہوں کہ شجاعت مرحوم کا رجحان اسي طرف تھا۔ مگر تمہاري چچي کوضد ہوگئي ہی کہ محمد جواد سی شادي ہو اور اون کي بات نہ پوري ہوئي توخدا جانے کیا قیامت برپا کرینگي میری رائ میں مناسب یہ ہی کہ تم رفع شرکی لئی اس پر راضي ہو جاؤ

مسطور

چچامیاں، اگر محض والد مرحوم کي خواہش اور میري رائ کي بات ہوتي تومیں آپ کی فرمانی کی مطابق یقیناً مخالفت سی

مار آجاتا، مگر آپ کو شاید یہہ معلوم نہیں ھی کہ سعیدہ خود محمد علي سی شادي کرنا چاھتي ھی اور جواد کی نام سی نفرت کرتي ھی

میر صاحب

یہہ میں نی بھي سناھی، مگر رسم زمانہ یہہ ھی کہ لڑکیوں کي رائے نہ اس معاملہ میں کوئي پوچھتاھی اور نہ اوس کي طرف التفات کرتا ھی دوسری میري سمجھہ میں یہہ نہیں آتا کہ جواد میں کیا خرابي ھی۔ علاوہ نجیب الطرفین ہونی کی نہایت سعادتمند اور متقي لڑکا ھی

منظور

ھاں، یہہ بالکل بجاھی، مگر بعض وجوہ سی سعیدہ اوسی پسند نہیں کرتي اور رسم دنیا کچھہ بھي ھو عقل و انصاف کا اور حکم شرع کا یہي تقاضہ ھی کہ لڑکي کي رضامندي کی بغیر اوس کي شادی نہیں ھونا چاھئی

میر صاحب

ھاں، یہہ بھي تم ٹھیک کہتی ھو ۔ (کچھہ سوچ کر) مگر بھئي محمد علي کي نسبت کہا جاتا ھی کہ نیچری ھو گیا ھی

مطور

یہہ میں آپ کو یقیں دلاتا ہوں کہ محمد علي بهائي کی مدهبي عقائد بالکل وهي هیں حو والد مرحوم کی تهی اب یہہ آپ بہتر جانی هیں کہ وہ بیچری تهی یا نہیں

میر صاحب

نہیں نہیں ـ شجاعت مرحوم کا سینہ نور ایماں سی معمور تہا بعض امور میں مثلاً استخاری کی یا اون اوراد ووطائف کی معاملی میں جو کسي مرادسی پڑهی جائیں البتہ مرحوم کا عقیدہ راسخ نہ تہا ، سو کوئي نہ کوئي ضعف سوای معصومیں کی هر شخص کی ایماں میں هرتاهی خدائی تعالی رحمن و رحیم هی، اں خطاؤں سی در گدری گا

مظور

بس تو محمد علي بهائي کي نسبت بهي جناب کوبهي رائ رکهنا چاهئی

میر صاحب

ایک اور پیچیدگي بهي توهی محمد علی پردی کا مخالف هی اور چونکہ اوس کا قول اور عمل واحد هی وہ اپنی زوجہ کو ضرور باهر نکالی گا

مسطور

اس مسئلی پر جہاں تک مجھی یادھی والد مرحوم نی جناب سی اول بار بحث کي تھي اور ثابت کیا تھا کہ شرع میں حس پردی کی تاکید ھی وہ آنکھہ کا اور دل کا پردہ ھی - یہہ قید فرنگ، نہیں

میر صاحب

مرحوم نی یہہ بحث ایک مرتبہ نہیں کئي مرتبہ میری سامنی کی تھي اور اون کی دلائل ضرور قوي تھی، مگر کچھہ بھي ھو مجھی یہہ گوارا نہیں کہ ھماری خاندان کي لڑکي ھمیں کھلی بندوں ماري پھری

مسطور

مجھی یقین ھی کہ محمد علي بھائي سعیدہ کو اوس کي مرضی کی خلاف ھرگز باھر نکلنی پر مجبور نہ کرینگی البتہ اگر وہ خود چاھی تو اوسی روکنا نري حواس دھي کا کام ھی

میر صاحب

مجھی ایک اور بات بھي تم سی پوچھنا ھی - کیا تم اپنی دیہاتي بہنوں کی جائداد الگ کرانی کی لئی مقدمہ دلا رھی ھو ؟

چچامیاں، آپ نی جتني باتیں سني هیں یهه ایک هی سازش کی سلسله کي کڑیاں هیں مجهی معلوم هی که آپ ان باتوں سی گهبرائی هیں، لیکن ذکر آ گیاهی تو مناسب سمجهتا هوں که اختصار کی ساتهه پورا معامله آپ کو سمجها دوں آپ کو اس کی خبر نهیں هی که خاندانی جائداد میں جتنا حصه آپ کا هی وه سرسی پیرتک قرضه سی زیر بار هی ستارام جس دن چاهی نالش کر کی اوس پر قبضه کر سکتاهی، لیکن اوسی انتظار اس کا هی که آهسته آهسته اور قرض دی کر بقیه جائداد کو بهي اپنی قبضی میں کری اسي لئی اوسی اس امر میں خاص دلچسپی هی که سعیده کا عقد محمد جواد سی هو جو اوس کی مقروض هونی کی سبب سی پهلی هي سی اوس کی قابو میں هیں۔ اوس کی ان سازشوں کا سد باب کرنی کی لئی میں‌نی درخواست دي هی که جائداد کا بٹواره کردیا جائی تا که میں خود گنگاسهائی کي مدد سی اپنی حصی کي دیکهه بهال کروں بس اتني سي بات هی، نه کوئی مقدمه هی نه معامله

میر صاحب

سنتاهوں که اگر یهه امر وقوع میں آیا تو مهاجن فوراً نالش کردیں گی۔

منظور

بہت ممکن ہی کہ ایسا ہو کیونکہ آپ جس دریعہ سی سب باتیں سنا کرتی ہیں وہ ستارام کی مقاصد کا صحیح ترجماں ہی لیکن اگر یہہ نہ کیا جائی تو کچھہ دن کی بعد وہ پر اسرار مہاجن جن کا ستارام ہر بات میں حوالہ دیا کرتا ہی پوری جائداد پر قبضہ کرلیں گی کم سی کم ایک حصہ تو بچالینا چاہئی

میر صاحب

خیر بھئي، تم ان باتوں کو بہتر سمجھتی ہو میں خود کو رائ دینی کا اہل نہیں سمجھتا۔ تم احمد حسین سی مشورہ کر کی جو مناسب سمجھو کرو

منظور

(مسکرا کر) بہت بہتر

(پردہ گر جاتا ہی)

چوتها ایکٹ

پہلا سین

(محمد علی کامکار دفتر کا کمرہ وسط میں ایک میز هی جس پر رجسٹر ، کاغذات وغیرہ ترتیب سی رکھی هوئی هیں جس طرف دروازہ هی اوس دیوار پر ایک بڑي گھڑي لگي هی اور ... نقشی لٹکی هوئی هیں اوس کی مقابلی کي دیوار سی لگی هوئی الماریاں رکھي هیں جن میں کتابیں سلیقہ سی چني هوئي هیں تیسري طرف دو کھڑکیاں هیں جن سی باغ نظر آتا هی وسط میں میز کی تین طرف تین کرسیاں رکھي هیں چوتھی طرف جدھر رجسٹروں کی اونچی ڈھیر رکھی هیں کوئي کرسی نہیں هی ایک کرسی پر محمد علی بیٹھا رجسٹر میں پنسل سی نشان کرتا هی اور بیچ میں گھڑی اور دروازی کي طرف نظر ڈالتا جاتا هی چند منٹ میں دروازی کی باهر سی قدموں کی آواز آتی هی اور منظور دروازہ کھول کر اندر آتا هی پیچھی پیچھی گنگاسہائی کاغذوں کا بستہ دبائی سہمی هوئی داخل هوتی هیں اور جھک کر آداب بجا لاتی هیں)

منظور

(مصافحہ کرتی هوئی) — بھائي صاحب ، معاف کیجئی گا ،

دراسي دیر ہوگئي اسٹیشن پر اتفاقاً انجمن اتحاد المسلمین کی سکریٹري مل گئی اون کي گاڑي میں دیر تھي- میری پیچھی پڑ گئی که انجمن کا نیا دستور العمل سن لو پلیٹ فارم پر کھڑی کھڑی سو ڈیڑھ سو صفحي کی کتاب سانا شروع کردي اور اس تیزي سی که میں اچھي طرح سمجھه بھي نہیں سکتا تھا میری نوک دبی کی خوف سی وه سانس کسي جملی کی ختم پر نہیں توڑتی تھی بلکه در میان میں وه توکہئی گاڑي وقت پر آ گئي مجبور ہوکر چلتي ہوئي گاڑی میں بیٹھی، مگر میري تسکین کی لئی پکار کر کہتی گئی که بقیه دفعات کسي دن میری گھر پر آکر سنائیں گی

محمد علی

اچھا اب فوراً کام شروع کردینا چاھئی مجھی ایک پنچایت میں سونی پور جانا ھی

(دونوں کرسي پر بیٹھه جاتی ہیں)

محمد علي

بیٹھئی منشي گنگا سہائ صاحب

(گنگا سہائ کرسي ھٹا کر فرش پر بیٹھنا چاھتی ہیں)

منظور

ھائیں یہه کیا کرتی ہیں- آپ کرسي پر بیٹھئی-

گنگا سہائے

حضور لوگوں کی غریب پروری ہے ورنہ فدوی یہہ صلاحیت کہاں رکھتا ہے (جھک کر آداب بجا لاتی ہیں اور کرسی کی سری پر بیٹھہ جاتی ہیں)

منظور

آپ کی پنچائتیں خوب ترقی کر رہی ہیں، سنا اب کوئی مقدمہ عدالت میں نہیں جاتا

محمد علی

نہیں یہہ تو مبالغہ ہی، البتہ چھوٹی چھوٹی معاملات اکثر پنچائت ہی میں طی ہو جاتی ہیں

منظور

کس قدر خوشی کی بات ہی کہ آپ کی کوشش سی ہماری کسانوں میں خودداری اور جمہوریت کی روح پیدا ہو رہی ہی بلکہ یہہ کہنا چاہئی کہ بیدار ہو رہی ہی کیونکہ جدید تاریخی تحقیقات سی ثابت ہو گیا ہی کہ قدیم الایام سی ہندوستان کی دیہات میں حکومت خود اختیاری کی اصول پر زندگی بسر کی جاتی تھی، یہہ صرف چندوں کی بات ہی کہ غلامی کا طوق

ھماری گردن میں پڑ گیا ھی (گنگا سہائ سی) آپ بتا سکتی ھیں کہ اس کا کیا سبب ھی؟

گنگا سہائ

چھوٹی میاں، ھم لوگ یہہ امورات کیا جانیں۔ البتہ یہہ جانتی ھیں کہ کلجگ کی ایام ھیں لگان بڑھتا جاتا ھی اور پیداوار کم ھوتی جاتی ھی

محمد علی

اچھا اس کی تحقیقات پھر کریں گی (گنگا سہائ سی)۔ آپ سب کاغذات ساتھہ لائ ھیں ؟

گنگا سہائ

ھاں حضور فدوی نے ھمہ جہت سی پابندی احکام کی کی ھی

محمد علی

اچھا انھیں یہاں چھوڑ جائیی میں اطمینان سی دیکھوں گا آپ پرسوں پھر بارہ بجی کی گاڑی سی تشریف لائیی گا اور شام تک یہیں قیام کیجئی گا البتہ اس وقت مجھی بڑی میر صاحب کی جائداد کی متعلق چند سوال کرنا ھیں

گنگا سہائ

ارشاد فرماویں۔

ثری مر صاحب کی حصی پر مجموعی قرصه کدنا ہی ؟

گنگا سہائ

حصور کلہم اوپس دستاویزیں ہیں جس کی میزان رر اصل کي نتیس هرار هی اور سود در سود مل کر پچاس سی . . تک تہتر هرار چار سو نا نوی روپیه گیاره آنی ساب پائي هوتی هے ۔

مطور

آپ یہه عصب دیکھتی هیں سدس هرار قرصه اور چالیس هرار سود ۔ یہه سود حواروں کي قوم حونک کی طرح انسان کي لپٹتي هی اور ایک قطره حون کا نہیں چھوڑتي همار ی ملک میں عدالتیں بھي هیں، حج بھي، کاؤنسل بھی، قانون بھي، مگر اس وحشیانه طلم کی روکنی کي کسي کو توفیق نہیں هوتی انصاف کاتقاصه تو یہه هی که یه سیاه کار جیل حانوں میں حگه پائیں اور وه لوگ حو جان بوجهه کر حود کو ان کی حوالی کرتی هیں پاگل حانوں کو رنت دیں

محمد علي

اس حصه کي سالانه آمدني کیا هی؟

حضور آمدني جو هی سو اوس کا یہہ حساب هی که کهاتا وغیره احمد میاں کی پاس هی اور فدوی کو دیکهی کي مجال نہیں، البته کاغذات بٹواري کی حساب سی گذارش کرسکتا هی ساڑهی چهه هزار آمدني بڑی سرکار کی حصی کي هی

حضور کہنی کي بات نہیں (ادهر اودهر دیکهه کر) سارا نظم ونسق اس قدر ابتر هی که الله تعالی تیري پناه۔ بہت سی اسامیوں پر برسوں کي باقي هی اور بہتوں سی دو دو بار پوتا لیا جاتا هی، نه پرانی چاهات کی مرمت هوتي هی نه نئی بنوائی جاتی هیں مظور میاں اور صاحبزادي کا حصه بهي اوتنا هي بڑا هی مگر اوس کي آمدني سال گذشته میں آنی پائي چهوڑ کر سات هزار سات سو گیاره تهی، اور پهر یہه حصه بهي پوري طرح فدوی کي سپرد کي میں نہیں هی فدوي تحصیل وصول کر کی احمد میاں کودی دیتا هی اور زمین میں لگانی کی لئی مانگتا هی تو ایک پائي بهی نہیں ملتي اگر دوتین بار کر کی ایک دس هزار روپیه جائداد میں لگادیا جائی تو آمدني ڈیوڑهي هو جائی

منظور

منشي جي آپ اطمینان رکهئی، چندون میں همارا حصه

الگ ہوا جاتا ھی، پھر آپ جو مناسب سمجھئی گا (محمد علي سی) بھائي صاحب لا له بالکشن کہتی تھی که اب کی پیشي میں ضرور بٹواری کا حکم ہو جائی گا، اوس وقت آپ کو ضرور موجود ہو نا چاھئی ورنه اکیلی میری بنائی کچھه نه بنی گا، جب انسان کی ایک طرف بٹواري اور دوسری طرف قانون کو ہو تو عقل تو یوں ھی گم ہو جاتي ھی

محمد علی

تم بالکل فکر نه کرو، سب کچھه ہو جائی گا۔ (گنگا سہائی سی) بڑی میر صاحب کی حصی کی تمہاری قسمت کیا ہو گي، اور اگر نیلام ہوا تو کہاں تک دام لگیں گی،

گنگا سہائی

حضور قیمت آپ یہه دیکھئی که بتانا بہت مشکل ھی، کیونکه ساري بات بیچنی والی اور خریدنی والی کي ھی سلیقه سی معامله کیا جائی اور مال دھي خریدنی والا مل جائی تو دو لاکھه سی زیادہ ھی مل رھی گا رھا نیلام تو اوس میں کوڑي کی مول چیز جاتي ھی۔ جتنا قرضه ھی اوتنی بھی دام لگ جائیں تو غنیمت ھی

مطور

ھاں، بھائي صاحب میں نی سنا ھی که سیتارام نالش کرنی پر تلا

بتئها هی اوسی یقیں هو گا که سعیده کي شادی حواد
سی بہیں هو گی تو فوراً نالش کردی گا اور جائداد نیلام کرائ
گا مجھی ٹڑا اندیشه هی که اس کی بعد کام کیسی چلی گا ـ
هم بهائی بہں ابي آمدني کا حتنا حصه لیا کرتے هیں اگر اوس
سی بهي کم لیں تب بهي چچا حاں کی بہاں کا حرچ پورا بہیں
پڑی گا

گنگا سهائ

حکم هو تو فدوي اپي رائ نا چیر عرص کری ـ اب بهي
کچهه بہیں گیا هی اگر اس کا تہائي حصه هوشیاري سی
فروحت کیا حائی تو سارا قرصه ادا هو سکتا هی اور ناقي
حائداد بی داع بیچ حائ گی

منطور

لیکں فروحت کری کوں؟ احمد حسیں سی یهه امید رکهنا
نا لکل فصول هی که اوں کی سمجهه میں نات آئ گي ایک
تو وه پہلی هي سی معذور تهی دوسری ستارام ے اور الو بنا
رکها هی رهی چچا حاں ـ تو وه کسي حساب هي میں بہیں هیں
(بوکر داحل هو تا هی)

بوکر

سرکار گهوڑا تیار هی

محمد علي

(اونهه کر)۔ اچها، اب مجهی کپڑی بدل کر فوراً جانا هی (منظور سی) تم ابهی نهرو، تم سی مدرسی کی متعلق باتیں کرنا هیں مشن اسکول کی نئي معلمه مس ایلس چاۓ پر آئیں گی۔ اون سی بهي مشوره کریں گی

منظور

بهت اچها

محمد علي

تو منشي جي، پرسوں سوا باره بجی۔

گنگا سهاۓ

فدوي بسر وچشم حاضر هوگا

(نوکر دوباره داخل هوتا هی)

نوکر

حضور، مسلمین کی سکتر صاحب آۓ هیں، منظور میاں کو پوچهه رهی هیں

منظور

اری یهه بزرگ یهاں کیسی پهو نچی۔ میری سامی ریل میں

سٹھه کر روانه هو گئی تھی۔ کیوں منشي جي تم نے بھي تو دیکھا تھا ؟

گنگا سهائ

هاں، چھوٹی میاں، دیکھی میں تو یهي معلوم هوا تھا جیسی گاڑي میں دوڑ کر سٹھه گئی هوں

منظور

نهیں صاحب معلوم هوتا کیا معنی۔ اوپھریں تو گاڑي چلنی کی بعد کھڑکي میں سی سر نکال کی مجھه سی بات کي تھي

محمد علي

خیر بھئي، میں تو اب جاتا هوں، تم جي بھر کی اوں کي صحبت کا لطف اوٹھاؤ

(چلا جاتا هی)

منظور

میري سمجھه میں نهیں آتا کیا معامله هی (پیروں کي چاپ سنائي دیتي هی) خیر وه خود آتی هیں، اوں سی معلوم هو جائ گا

(سکریٹري صاحب داخل هوتی هیں)

سکر سری صاحب

آداب عرض هی میاں منطور صاحب ! بهئی، محب دل لگی هوئي ـ میں اسٹیشں پر آپ سی با بوں میں اسا مشعول تها که بے سوچی سمجهی علط گاري میں بیٹهه گیا ـ مجهی حانا تها پورب کي گاري سی اور وه تهی رابچ لائں کی گاري

منطور

رابچ لائں کا تو پلیٹ فارم هي تها، کوئی دوسری گاڑی وهاں سی کیوں چهوٹنی لگی مجهی معلوم نه تها آپ کو کہاں حانا هی ورنه روک لیتا

سکر سری صاحب

جب گاڑي مدرسه کی پاس پہونچ کر تحصیل کی کچہری کي طرف مڑي تب مجهی معلوم هوا که علط گاری میں بیٹهه گیا هوں حیر دوسری اسٹیشں پر اور کی ٹکٹ کر لی فورا واپس هوا، حیال تها که شاید پورب والي گاڑی گهنٹه سوا گهنٹه لیٹ هوئي تو مل حائی گي یہاں اسٹیشں پر پہونچ کر معلوم هوا که کمبخت ٹهیک وقت پر چهوٹ گئي بہر حال میں نی تار دی دیا که جلسه کل پر ملتوی کر دیا حائی پهر حي میں آیا که آپ کو بقیه دستور العمل سنادوں حیال تها که محمد علي صاحب بهي هو نگی، مگر معلوم هوا که وه کہیں چلی

گئی هیں (ایک ضخیم مسوده کو کهول کی) تو کهئی شروع
سی سناؤں یا جہاں سی چهورا تها وهاں سی ؟

مسطور

آپ اس وقت نی کار زحمت فرمانی هیں پروگرام کی حراب
جا ،سی آپ کي طبیعت بدحظ هو گی، پهر کبهی دیکها جائی گا

سکر سري صاحب

نهیں صاحب، یهه اتفاقات تو هوا هي کرتی هیں ـ جب
قومي کام کرنا ٹهرا تو طبیعت کي بد حظی کا خیال کیا ؟ ـ
اچها تو میں جهاں تک پهونچا تها وهاں سی شروع کرتا هوں ـ
« دفعه ایک سو ستائیس »

مسطور

معاف فرمائیي گا، مجهی قصه میں ایک دوست سی ملنا
هی پورا دستور العمل سنوں گا تو دیر هو جائی گي

سکریٹري صاحب

نهیں تو نه ـ دیر کیا هو گي، سو صفحه سی بهي کم باقي هیں
اور وه بهي دور دور لکهی هوئی ـ آج آپ صرف سن لیجئی،
اس پر بحث کسي فرصت کی دن هو گي (تیزي سی) دفعه ایک
سو ستائیس « سکریٹري کی فرائض » سکریٹري انجمن پر لازم

هی که خدا کا خوف اور قوم کا درد دل میں رکھی "نہی
عن المنکر" اور "امر بالمعروف" کا عامل ہو، زندگی کو فانی
جانی اور آخرت پر ایمان لائی، قوم کی بہبودی کی لئی دل
وجان سی کوشش کری اس امر میں ذرا بھی شک نہ کری
که افراد کی زندگی قوم کی زندگی سی وابستہ ھی، ھیئت
قومی سی الگ ہو کر کوئی فرد کشاکش حیات میں سلامت
نہیں رہ سکتا غرض جملہ امور جو حسب دفعہ ایک سو
گیارہ تا ایک سو پندرہ ممبروں پر فرض قرار دئی گئی ہیں
سکریٹری پر بدرجۂ اولی فرض ہیں او سی چاہئی کہ اپنی عمل
کو نمونہ بنائی جسکی ممبر تقلید کر سکیں اور اس طرح دونوں
جہان میں سرخ روئی حاصل کریں علاوہ اس کی سکریٹری
کی فرائض مخصوصی حسب ذیل ہیں جو گیارہ شعبوں میں
تقسیم کئی جاسکتی ہیں۔ شعبۂ الف ۔ انجمن کی اجلاس کی
اطلاع سکریٹری ممبروں کو اجلاس سی پہلی دی گا

(پردہ گر جاتا ھی)

دوسرا سین

(میر صاحب کی نشستگاہ میر صاحب اپنی معمولی جگہ پر تکیہ لگائی بیٹھی ہیں شیخ جی جو نہایت ضعیف نظر آ رہی ہیں رضائی اوڑھی تکیہ دار مونڈھی پر رونق افروز ہیں محسن اور محمد جواد بھی موجود ہیں احمد حسین بی جی کی ساتھہ دالان میں ٹہل رہی ہیں)

احمد حسین

(گفتگو کو جاری رکھتی ہوئی) میر سجاد حسین کا نام باون گاؤں میں مشہور تھا، ہر طرف دھاک بندھی ہوئی تھی۔ اس گہر کی محرم کی ضلع بہر میں دھوم تھی۔ آج اوسی خاندان کی آبرو مٹی میں مل رہی ہی، سر بازار جائداد نیلام ہو رہی ہی، اور آسمان نہیں پھٹ پڑتا۔

میر صاحب

لا حول ولا قوۃ۔ توبہ کرو توبہ۔ جو مرضی الہی ہو اوسمیں بندی کو دم مارنی کی گنجائش نہیں۔

احمد حسین

توبہ، نعوذ باللہ، سب کر کی دیکھہ لیا کچھہ فائدہ نہیں ہوتا۔

یہہ حرام رادہ سیتارام آستیں کا سانپ نکلا مجھی مل جاتی تو بوٹیاں چبا جاؤں میری یار غار بنی تھی، بچپن کی دوست، ہم مکتب، خاندان کی خبر خواہ ہولي دوالي ، عید بقرعید، تھالي لی کر آتی تھی ہر وقت آمد میاں آمد میاں کہتی موبھہ سوکھتا تھا اوراب کیسي طوطی کي سي آنکھیں بدل لیں۔ پرسوں میں گیا تو مجھی دیکھتی هي گھر میں چلا گیا اور بنئی کو سکھادیا کہ کہہ دو نہیں هیں۔

محسن

کم بخت نے اتني جلدي نالش نہ کي هوتي تو میں روپیہ کي فکر کرتا دوشنبہ کو مجھی تار پہونچا، چاردن میں کیا هو سکتا تھا۔ اتني جلدي زیور بھي اچھی داموں نہیں بیچا جا سکتا تھا۔ اگر تین مہنی کي مہلت هوتي توروپیہ کا فراهم هو جانا کوئي بات نہ تھی

جواد

جي هاں، یہ مزید تعجب هی کہ سیتارام کو اتني جلدي کیا پڑي تھي «دیر آید درست آید»

احمد حسین

جي هاں، آپ بھي کیا بھولی بنی جاتی هیں۔ جلدي اسکي تھي کہ جائداد نیلام پر چڑھی تو خود اونی پونی خریدلی۔ آپ

دیکھئی گا اگر نولی سیتارام کی نام نه ختم ہو تو میرا نام احمد حسین نہیں ـ اور یہہ سب کیا دھرا ھی اس منطور کا (اسیح حی کي طرف دیکھتی ہوئی) حدا حانی کن معسدوں نی کان بھر دئی تھی لڑکی کی ـ حائداد کا بٹوارہ ہوا ـ وہ گنگا سہای کا بچّہ سفید وسیاہ کامالک مقرّر ہوا ـ ایک تو اس بات سی مہاحن بھرک گیا دوسری شادي کی معاملی میں بزرگ دودہ کي مکھي کي طرح نکال کر پھینک دئی گئی اور میري اور ھمشیرہ صاحبه کي صد پر ملحد سچري محمد علي سی نسبت قرار پائي ـ اوس نی جو کا شتکاروں کي انجمن کا حال دریافت رکھا ھی اسکی سبب سی دنیا بھر کی مہاحن اوس سی حلتی ہیں ـ نسبت ہونا تھی که سیتارام کی تلووں سی آگ لگ گئی، اوس نی نالش داغ دي ـ اب صاحبرادی منطور الدوله بہادر کہتی ہیں که اپني اور بہن کي آمدني کا نصف چچاجان کودیا کرینگی ـ نوچھئی جب دونوں حصوں کی آمدني میں گھر کا حرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصه کی نصف میں کیا ہوگا

محسن

منطور اسوقت ہیں کہاں ـ میں ابھي گھر میں گیا تھا ـ وہاں اماں جان نی قیامت برپا کر رکھی ھی کل سی سعیدہ کی پیچھی پڑي ہیں، سوائی اوسی کوسنی اور برا بھلا کہی کی کوئي کام

دیکھئی گا اگر نولي ستارام کی نام نہ ختم ہو تو میرا نام احمد حسین نہیں ۔ اور یہہ سب کیا دھرا ھی اس منطور کا (اسیح حي کي طرف دیکھتی ہوئی) حدا حانی کن معسدوں نی کاں بھر دئی تھی لڑکی کی ۔ حائداد کا نثوارہ ھوا ۔ وہ گنگا سہای کا بچّہ سفید وسیاہ کامالک مقرّر ھوا ۔ ایک تو اس بات سی مہاحں بھڑک گیا دوسری شادي کی معاملی میں بزرگ دودہ کي مکھي کي طرح نکال کر پھینک دئی گئی اور میري اور ھمشیرہ صاحبہ کي صد پر ملحد سچري محمد علي سی نسبت قرار پائي ۔ اوس نی جوکا شتکاروں کي انجمن کا حال دیہ الا رکھا ھی اسکی سب سی دنیا بھر کی مہاحں اوس سی حلتی ھیں ۔ نسبت ھونا تھی کہ سیتارام کی تلووں سی آگ لگ گئی، اوس نی نالش داع دي ۔ اب صاحبزادی منطور الدولہ بہادر کہتی ھیں کہ اپني اور بہن کي آمدني کا نصف جیجاحاں کودیا کریںگی ۔ نوچھئی جب دونوں حصوں کی آمدني میں گھر کا حرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصہ کی نصف میں کیا ھوگا

محسن

منطور اسوقت ھیں کہاں ۔ میں ابھي گھر میں گیا تھا ۔ وھاں اماں جاں نی قیامت برپا کر رکھی ھی کل سی سعیدہ کی پیچھی پڑي ھیں، سوائی اوسی کوسی اور برا بھلا کہی کی کوئي کام

موقعه هی لیکن سعیده بیچاري سی سب کا بدله کیوں نکالتي هیں اور مم کی آنی میں کیا حراني هو گئي۔ سچ پوچھئی تو هم ایسوں کی عزت افزائي هی که ایک مشن کي میم صاحبه وه بھي امریکن بھیں انگریز قوم کي هماری گھر پر آئیں۔

حواد

کیوں ماطر جي صاحب، کیا امریکه کي عورتیں بھي میم صاحب کھلاتي هیں۔

میر صاحب

مسطور آتا تو گھر میں جاکر اپنی چچي کو سمجھاتا که آه ونکا سی کیا فائده هی اور لڑکي پر کیوں تشدّد کرتي هیں۔ یهه تو بري بات هے۔

سیخ جی

بھاهی، مسطور هي سدابي کو سمجھائیں گے۔ اون کی پاس اسوقت بو علي سینا بھي جائیں تو چولھی کی جلتي هوئي دمی اور کھولتا هوا باني لیکر گل حکمت کردیں۔

احمد حسین

شیخ جي، آپ نے کسي بات کا حس بھي باقی رها هی یا بالکل عقل نی جواب دی دیا۔ عصب خدا کا سادات کی آبرو جارهي

ہی، بزرگوں کا نام مٹ رہا ہے۔ اور آپ اوسی بے فکری سی مذاق کر رہی ہیں۔

سیخ جی

سادات کی آبرو چند بیگھ رہیں میں نہیں ہوا کرتی۔ اوسکی محنوں اوں کی سانی شان۔ اگر سیادت کا خیال ہی تو صبر اختیار کیجئی جو آپ کی بزرگوں کا شعار ہی۔

احمد حسین

بس باتیں بنا نا آپ سی سیکھ لی۔ دوسری کی مصیبت پر صبر کرنا بہت آسان ہی۔ آپ کو کبھی ایک سکھ رمیں بھی تصدیق ہوئی ہوتی اور پھر وہ اس طرح سر بازار نیلام ہوتی تو اللہ قدر ہوتی۔ (پھر ذیلی آگی) بارہ بج چکی ہیں مگر ابھی تک سلام کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ بات یہہ ہی کہ دلام کیا ملی کتنی ہی معلوم ہی کہ مہاجن کی معاملہ میں کون بولی گا۔ ستر اسی ہزار اوس نی پہلی سی ہیں ضرورت پڑ گئی تو دوچار ہزار اور دیدی گا۔ چلئی جھٹی (دور سی شور وغل کی آواز آتی ہی سب سی بلند صدا سرکاری بولی پچاس ہزار) لیجئی شروع کر دیا بی ایمانوں نی۔ انہیں سوائی ہماری پچھواری کی کوئی اور جگہ ہی نہیں ملی تھی۔ (آواز۔ پچپن ہزار۔ پچپن ہزار۔ پچپن ہزار ایک۔) کا سناٹا

ڑہ کی بول رھی ھیں حدسی ان کی باپ ھي کي حائداد تو ھی۔
لس تھوري دیر کی بات ھی آد ھی گاؤں، حابھائی رعایا، باعات
سب پر سیتارام کا قبصه۔ (آوار پچس هرار ایک پچس هرار
دو پچس هرار ایک دو) باقي گاؤں میں گنگا سہای کا دنکه
بج رھا ھی۔ رہ گئی میر الطاف حسین اور کرم بحت احمد حسین۔
دونوں کی گاؤں میں کوئی حیثیت بہیں۔ دونوں رعیت
ھیں سیتارام کي۔ منطور کی اور گنگا سہائی کي۔ کل تک
میری نام سی اسامي تهراتی (آوار ساٹھ هرا ۔ ساٹھه
هرار) صورت دیکھه کر کانپتی تھی اور اب۔ اب کوئي
بات بھي نه پوچھی گا۔ بلکه مجھه پر هسا کریں تو کوئي تعجب
بہیں ھی۔ اور تو اور یہ بیي پر شاد حسن نی میری طرف سی
سیکڑوں اسامیوں کی قرقیاں کیں۔ (آوار ستر هرار۔ ستر
هرار۔ ستر هرار ایک) بڑي بڑي رقمیں لیں دعوتیں
چکھیں اب آج وہ میري قرقي کرنی آیا ھی۔ میں همیشه سمجھا
کرتا تھا که بڑا بھلا مانس ھی مگر معلوم هو گیا دنیا عرض کی
ھی کسی کا اعتبار بہیں۔

محمد حواد

ملارماں سرکار پر تعمیل حکم شاهنشاهی واحب ھی وہ

کسی۔ (آواز۔ ستر هزار۔ ستر هزار) کسي کي رو
رعایت کر سکتی هیں « برده داري میکند بر قصر قصر عنکبوت »

احمد حسین

بس چپ بیٹھئی۔ آپ سی کس بي بو لی کو کہا (آواز۔
ستر هزار ایک دو۔ ستر هزار) آتی وهاں سی بڑی ملازم
سرکار س کی ا۔ اس ساري مصیبت میں آپ کو بهي بہت دحل هی۔
اگر آپ میں ذرا بهي عقل هوتي (آواز۔ ستر هزار۔ ایک
دو۔ ایک دو۔ تین ۔) لیجئی ایک دو تین (سر تهام کر)
نیلام ختم هو گیا اور صاف ظاهر هی که ستارام کی نام پر
کیونکه کوئي دو سرا اگر بولتا تو سیتارام اتني تهوڑي رقم پر
کیوں خاموش رهتا۔ میری آنکهوں میں اسوقت اندهیرا چها
رها هی میری سر میں چکر آرها هی۔ خدا جانی همشیره صاحبه
کا کیا حال هو گا۔ میں جاتا هوں ذرا ان کي خبر لوں۔ (چلی
جاتی هیں)

میر صاحب

رضاً بقضأه و تسلیماً لامره مگر بهئی احمد حسین کی حال
پر مجهی بہت ترس آتا هی بی چاره بد حواس هورها هی۔

جواد

پهلی تو میر احمد حسین بڑی موجب باعث تهی میری بڑی

حاطر کیا کرتی تھی۔ چىددں سی حدا حانی کیا ھو گیا ھی
که مات مات پر رحر و توفیق کرنی لگی «مرداں حدا حدا ساشىد،
لیکں رحدا حدا ساشىد»

(مسطور داحل ھوتا ھی)

مسطور

(عصه کی ابھی میں) چچا حاں، میں آپ سی رحصت ھونی
آیا ھوں سواري تیار ھی سعیده ڈیوڑھي میں کھڑی ھی اگر
تکلىف ىه ھو تو چل کر اوسی حدا حافط کہه دیجئی۔

میر صاحب

کیوں۔ کہاں؟

سیخ حی

آ-ي حلدی،

مسطور

لس انتہا ھو چکی، اں ایک منٹ اس منحوس گھر میں ٹھرنا
مجھه پر حرام ھی۔ کل سی اوس عریب لڑکي پر رد و کوب
سب وشتم کا کوئي دقیقه ںهیں اوٹھا رکھا گیا ھی اوس ندىحت
ںی منھه سی اف تک ںهیں کي لیکں چہری پر حوں کي ایک
بوںد ںهیں مردنی چھا رھی ھی۔ اگر وه چند گھنٹی یہاں اور

ٹہري تو قلب بهب جائی گا ـ میں آح صبح سی سفر کا ساماں کررها تها حالو کو تاردی دی‌هی حب تک دوسری گهر کا انتظام نه هو اوں کی یہاں قیام هو گا (محسن سی) مہربانی کر کی هم دونوں کا نقیه ساماں بهیح دیجئی گا ـ اگر چچی صاحب کي مرضي هو، ورنه اس سی بهي هاتهه دهویا ـ

میر صاحب

شیح حي، یه کیا قیامت هور هی هی؟ آپ درا دیوڑهی میں حاکر صعری کي ماں سی گفتگو کیحئی ـ

شیخ جی

بخشئی حصرت! ـ یه میری لس کا کام نہیں هی میری داڑهی کي جڑیں بہت کمرور هوگئي هیں دوسری میں تو خود منظور کو مشوره دیا کرتا تها که الگ گهرمیں رهیں مگریه نہیں حانتا تها که اس طرح آناً فاناً روانگي هوگي (اونهی کي کوشش کرتی هوئی منظور سی) درا مجهی سهارا دو توچل کرابي بچی کو رخصت کردوں ـ (منظور سهارا دیکر اٹهاتاهی)

میر صاحب

(آبدیده هو کر) بابا منظور، ني امان الله! ـ شیح حي مجهه سی سعیده کو رخصت نہیں کیا جائی گا ـ آپ میری طرف سی آپ

الکرسي پڑہ کر اس کی بازو پر دم کردیجئی گا - مرضي الہي میں کوئي چارہ نہیں .
(شیخ جي منظور کی کندھی پر ھاتھہ رکھہ کر چلتی ھیں اور پیچھی پیچھی محسن).

(پردہ گر جاتا ھی).

تیسرا سین

(ڈیوڑھی کی دروازہ کی پاس ایک بی پردہ کی رتھہ کھڑی
ھی اور اوس کی سجیہی ایک ۔ چھکڑا ۔ حادمات اندر سی
اسباب لا کر نوکروں کو دی رھی ھیں حو چھکڑی پر بار کر
رھی ھیں ۔ دروازی کی قریب شیخ جی منظور کی کاندھی پر
ھار رکھی کھری ھیں اور اوں کی قریب محسن ۔ ڈیوڑھی کی
اندر سی رقیہ بیگم کی رورو کی باتیں کرنی کی آواز آرھی ھی)

رقیہ کی آواز

سعیدہ اب بھی ھوش میں آجا ۔ اگر تجھی سادات کی آن
کسی کی آبرو کا حیال نہیں ھی تو اپنی چچا کی ضعیفی پر تو رحم
کر ۔ اری کیا تیری دل میں میری محبت ذرہ برابر بھی نہیں ھی ۔
حدا گواہ ھی میں نی تجھی ھمیشہ اپنی بچی سی بڑھکر سمجھا ھی ۔
تیری تربیت اور دیکھہ بھال میں اپنی جان ھلکان کردی ۔ تیری
انوکھی طبیعت سی کرہ کڑہ کی جگر حوں کر دیا ۔ کوئی لحظہ
ایسا نہیں تھا جس میں مجھی تیری تندرستی کی فکر نہ ھو تیری
سودائی پن کا دھرکا نہ ھو ۔ پانچ برس سی تیری بیاہ کا سندیسا کر
رھی ھوں اب حدا حدا کر کی ٹھکانا ھوا تھا کہ دنیا پلٹ گئی ۔
سادات نہ سارہ ہوب گیا پشتینی ریاست اوس حدائی حوار مہاجن

کی هاتهه میں چلي گئي ـ اس مصیبت کی وقت میں تو میري آنکهوں کي بهند ک میري زندگي کاسہا را مجهی چهوڑ کرجا رهي هی!ـ

سعیده کی آوار

چچي جان ، میں نی کبهي آپ کی سامی زباں نہیں کهولي هی مگر اسوقت جب همیشه همیشه کی لئی میرا آپ کاساتهه چهوٹ رها هی مجهه سی نی چند لفظ کہی نہیں رهاجاتا ـ آپ نہ هرگز نہ سمجهئی که آپ مجهه سی جس قدر محبت کرتي هیں مجهی معلوم نہیں یا مجهه پر اوس کا اثر نہیں هوتا مگراس بدنصیبی کا کیا علاج هی که آپ کي محبت نی میری ڈهارس بندهانی کي جگه میرا دل تور دیا هی مجهی جوش وخروم رکهی کي جگه زندگي سی بیزار کردیا هی ـ آپ کی گهرمیں آئی هوئی مجهی دس برس هوئی ـ اس سی پہلی میری زندگی کی دس برس کمال بگرمیں اماجان کی ساتهه گزر چکی تهی ـ جب میں اس دس سال کامقابله ان سات برسوں سی کرتي هوں تو ایسا معلوم هوتاهی جسی کسي کو هری بهری باغ کي ایک جهلک دکها کی تپتی هوئی بیاباں میں چهوڑ دیا جائی ـ یه سچ هی که اماں جان کاسایه بہت چهٹ پن میں میری سر سی اوٹهه گیا تها ـ مگر ابا جان، بهائي جان اور شیخ جي کي پیاري نظروں کي چهاؤں میں میرا بچپن

قصی کہانی کی طرح گذر گیا دسویں برس تقدیر نی آنکھیں پھیر لیں
اماجان اللہ کی پیاری ہوئی اور بھائی جان اور شیخ جی مجھی
لی کر یہاں آئی ـ یہاں میں نی دوسری ہی دنیا دیکھی ـ سہلانی
والی شفقت کی جگہ سہمانی والی چادر، ہنسانی والی پیار کی
بجائی رولانی والی سختی ـ کمال نگروالی گھر کی خوش نما چمن
میں کھیلنی کی جگہ مجھی یہاں کالی کالی چار دیواری میں بند
ہو کر بیٹھنا پڑا، میری بڑھی لکھی کی آزادی پردہ میں لگائی
گئیں ـ دوسری لڑکوں تک سی ملنی کی ممانعت ہوئی ـ خدا ہی
جانتا ہی کہ میں نی اتنی دن کس طرح کاٹی ـ اگر شیخ جی اور
بھائی جان دلدہی کرنی والی نہ ہوتی تو میں ضرور گھٹ گھٹ
کر مرجاتی ـ آج مجھی بھائی جان اوسی مکان میں لی کر جا رہی
ہیں جہاں سی سات برس پہلی لائی تھی ـ میں چاہتی ہوں کہ
آپ سی رخصت ہوتی وقت آپ کی ساری احسانوں کا جو آپ نی
سچی دل سی احسان سمجھ کر کئی تھی بہت بہت شکریہ ادا
کروں ـ شیخ جی جان، مجھ سی جو خطائیں ہوئی ہوں اوں سی درگزر
کیجئی اور مجھی ہنسی خوشی جانی کی اجازت دیجئی ـ اچھا
آداب عرض ہی ـ صغرا بہن خدا حافظ ـ (پردہ الٹ کر نکل
آتی ہی، بو کرمنہ پھیر کر کھڑی ہو جاتی ہیں ـ)

صغری

(پکارکر) سعیدہ بہن، اللہ کوسونپا خط ضرور لکھنا۔
(دفعتہً پردہ پھر ھٹتا ھی اور رقیہ بیگم برآمد ھوتي ھیں نوکر گھبرا کر چاھتی ھیں بھاگ جائیں مگر پھر کھڑی ھوجاتی ھیں)

رقیہ بیگم

لڑکي، توجاتي ھی تومیری ایک بات اور سنتي جا۔ اس لڑائي میں توجیتي میں ھاري مگراس فتح پر بہت اترا مت۔ اسوقت تجھی بڑي خوشي ھی کہ چچي کی بسحی سی نکل کرراج کروںگی، ملکہ بلقیس کي طرح دنیا بھرمیں میري حکومت ھوگي۔ خلق خدامیری سامی آنکھیں بچھائی گي مگریہ دھوکہ بہت دن نہیں رھی گا۔ ایک انھواری کی اندر اندر تجھی معلوم ھو جائی گا کہ خدا رسول کي نافرماني، بزرگوں کي بے ادبي، کنبی قبیلی سی سرکشي کر کی آدمی کي کیاگت بنتي ھی۔ اگر تجھہ پر راہ میں انگلیاں نہ اوٹھیں، دنیا تیری نام پر تھڑي تھڑی نہ کری، شریفوں کي بہو بیٹیاں سن کر کانوں پرھاتھہ نہ رکھیں تومیرا نام رقیہ بیگم نہیں۔ اور اس بھروسی نہ رھنا کہ جب کہیں ٹھکانا نہ ھوگا توپھرچچي کي گودمیں آن بیٹھوں گي۔ آج سی میں نہ تیري چچي نہ تومیري بھتیجي۔ خدانی چاھا

تم جیتی جی تیری صورت نہ دیکھوں گی۔ جاتھگت اپنی کٹی
کی سرا (اندر چلی جاتی ھی)
(اندر سی آواز آتی ھی۔) چل صغری یہاں کیا کھڑی ھی۔
(سعیدہ شیخ جی کی پاس آتی ھی وہ کانپتی ھ تھوڑی اوس کی
سر پر ھاتھ پھیرتی ھیں)

شیخ جی

بدی، تیری چچی کی باتیں سخت ھیں مگر بالکل سچ ھیں
جو کچھ او نھوں نی کہا اوس سی بڑہ کر مجھی برداشت کرنا ھی
مگر ایک بات سب ہی بھول گئیں وہ یہ ھی کہ تو شجاعت
کی نسل ھی۔

سعیدہ

شیخ جی، آپ نی یہہ ایک لفظ جو میری ھمت بڑھانی کی لئی
کہہ دیا ھی وہ سو تقریروں پر بھاری ھی۔ خدا آپ کو ھم بھائی
بہنوں کی سر پر سلامت

منظور

شیخ جی، آپ جو وعدہ کیا کرتی تھی وہ یہ بھول گئی گا۔ جب
آپ کو اتنی طاقت آجائی کہ سفر کر سکیں تو چل کر ھماری ساتھ
رھئی گا اور ھماری کام میں جو آپ کا اور والد مرحوم کا کام
بھی ھی ھماری مدد کیجئی گا۔

شیخ جی

(هنسی کی کوشش کرتی ہوئی) ہاں اب مجھی ضرور طاقت آئی گی۔ بابا، انسان کی ہوس کی کوئی انتہا نہیں مگر عقل ہوس کو مغلوب کرسکتی ہی۔ میری زندگی کا مقصد آج سی پورا ہونا شروع ہوتاہی۔ تم بھائی بہن اپنی سر یاں توڑ کر آزاد ہورہی ہو اور مجھی دل سی یقین ہی کہ تم دونوں اپنی نئی زندگی میں خوش و خرم رہوگی کیونکہ خوشی نام ہی عقیدہ اور عمل کا اور یہہ چیزیں ملتی ہیں تاریکی ہوا میں جہالت کی تاریکی اور حبس سی نکل کر۔ بی شک تم دونوں سی جدائی خصوصاً سعیدہ سی چھوٹنا مجھہ پر بہت شاق ہی مگر زندگی اور دنیا دوسری کی ہیں میری نہیں۔ میری عمر کی چند ساعتیں باقی ہیں ان میں مجھی شکر کرنی دو کہ میری محنت رائگاں نہیں گئی اور غور کرنی دو اوس نئی زندگی پر جو میری لئی آرہی ہی۔ میری عمل کا دور ختم ہوچکاہی اب میری لئی صرف عقیدہ باقی ہی۔ اسی میں تسکین ہی اور اسی میں نجات۔

(منظور سی) اچھا بیٹا اب تم سدھارو ریل کا وقت نزدیک ہی۔ (منظور شیخ جی سی بغل گیر ہو کر سعیدہ کو رتھہ میں بٹھاتا ہی اور خود بھی محسن کی ساتھہ بیٹھتاہی۔ گاڑیاں روانہ ہوئی ہیں)

« بسم الله مجريها و مرساها ».

(گـاڑي میں سی سعیده اور منظور سر نکالی شیخ جي کو دیکھتی جاتی هیں جواپني لکڑي کی سهاری کھڑی هیں . نو کر چاکر سب گاڑیوں کی پیچھی پیچھی جاتی هیں، شیخ جي اکیلی ره‌جاتی هیں. پرده آهسته گرتا هی).

